اسکن اسپیچ

ڈاکٹر شاہ شاہد رشید صابری

SKIN SPEECH

by

Dr. Shah Shahid Rasheed Sabri
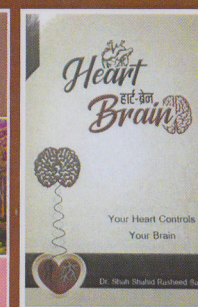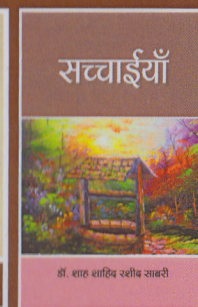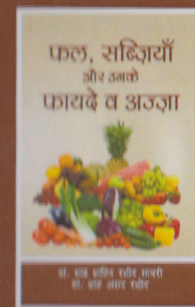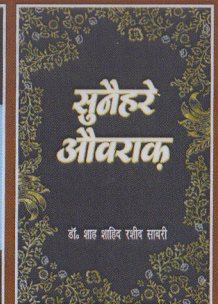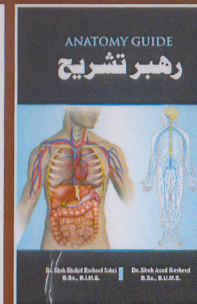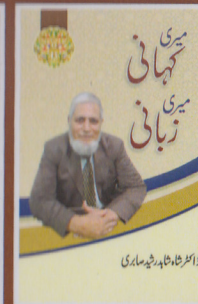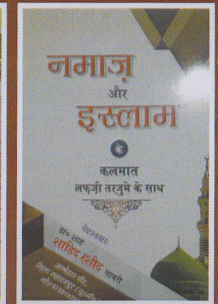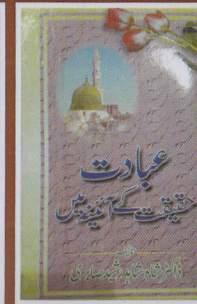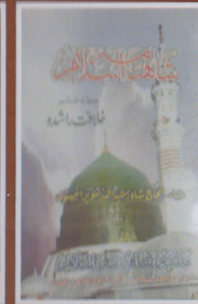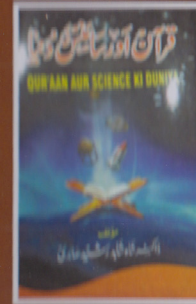
Gulshan-e-Tanveer

Ambehta Peerzadgan, Distt. Saharanpur, U.P.

Mob.: +91 9759192020

اسکن اسپیچ
ڈاکٹر شاہ شاہد رشید صابری

تفصیلات

نام کتاب: اسکن اسپیچ (سورہ حم سجدہ)

مؤلف: ڈاکٹر شاہ شاہد رشید صابری

کمپوزنگ: محمد امجد جامعی انبہٹوی 9027128698

ناشر: گلشن تنویر انبہٹہ پیر 9759192020

سن اشاعت: 20/اگست/2023

صفحات: 110

تعداد: 500

قیمت: 100 روپے

فہرست مضامین

انتساب

ان سب علم دوست حضرات کے نام جو قرآن شریف کو معنی اور مطلب کے ساتھ پڑھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

شاہد

دیباچہ

میری یہ خواہش رہی ہے کہ ہم قرآن مجید اور نماز کو سمجھ کر پڑھیں اگر ہم اس پر عمل کرلیں گے تو نئے نئے زندگی کے ابواب اور معلومات خود بخود ہمارے سامنے آتی رہیں گی اس بات کو دل سے سمجھنے لگے گیں کہ قرآن برحق ہے اور قرآن مجید میں دی ہوئی ایک ایک بات سچ ہے، لیکن یہ بات ہم کو تب ہی میسر آئے گی جب ہم قرآن کریم کو توجہ اور اخلاص کے ساتھ پڑھیں گے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتا ہے میں نے بھی قرآن مجید کو صرف ثواب کی نیت سے ہی پڑھا مگر اس بات پر کبھی غور نہیں کیا کہ قرآن ایک خزانہ ہے، ایک گہرا سمندر ہے، جتنی گہرائی میں ہم غوطہ زن ہوں گے اتنی ہی حقیقتیں (قیمتی موتی) ہمارے سامنے آشکار ہوتی جائیں گی ،میری کتابوں میں کسی نہ کسی صفحہ میں ایسا واقعہ ضرور ہوگا جو آپ کو حیران کردے گا، جیسے میری کتاب ”ہارٹ اینڈ برین “میں دل و دماغ کے کنکشن کے بارے میں لکھا گیا ہے، میری دوسری” کتاب سچائیاں“ میں روزہ سے متعلق بالکل نئی معلومات کے بارے میں لکھا ہے جو کہ قرآن کریم کے عین مطابق ہے میری اس کتاب میں بھی ایک باب” SKIN SPEECH “کے اوپر لکھا گیا ہے اس لیے میں نے اس کتاب کا نام SKIN SPEECH رکھا ہے جو کہ قرآن شریف کی ایک آیت پر منحصر ہے اس کو پڑھ کر قرآن

کریم کی سچائیوں کے علم میں اضافہ ہوگا اس کتاب میں ایک باب EMBRYOLOGY پر بھی ہے جس میں قرآن شریف میں نطفہ سے لے کر مکمل بچہ بننے کی پوری معلومات دی گئی ہے جو کہ چودہ سو سال پہلے قرآن مجید میں بتائی گئی تھی، آج کی سائنس بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔

نوٹ: برائے مہربانی کتاب کو آخر تک پڑھیں SKIN SPEECH کی پوری تفصیل قرآن مجید میں سورحم سجدہ اور GOOGLE پر مل جائے گی۔

مجھے امید ہے کہ آپ کو یہ کتاب ضرور پسند آئے گی، مجھ کو اپنی کم علمی کا پورا احساس ہے، میں جہاں کہیں بھی بھٹکا ہوں گا امید ہے کہ اہل علم میری اصلاح فرمائیں گے۔

شاہ شاہد رشید صابری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر اچھا کام شروع کرتے وقت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے بڑا رحم والا ہے

جب بھی ہم کوئی کام شروع کریں تو ہمارے کام میں برکت ہووَ گی اور ہمارا کام بھی بگڑے گا نہیں۔

جب ہم کھانا شروع کریں تو بھی سب سے پہلے بسم اللہ ہی سے شروع کریں کیونکہ کھانے میں کچھ مضر اثرات ہوں گے تو وہ ضائع ہو جائیں گے اور ہمارا کھانا اچھی طرح ہضم ہوگا اور وہ ہمارا جزئے بدن بنے گا اور ہم کو صحت وتندرستی عطا فرمائے گا ہم کوئی بھی کام کریں چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی بسم اللہ ہی سے شروع کرنا چاہیے جب ہم کوئی بھی کام بسم اللہ سے شروع کریں گے تو بگڑے ہوئے کام بھی بن جائیں گے ہمارے کاروبار میں بھی برکت ہوگی ہمارا کوئی بھی کام ہو اس میں اللہ برکت عطا فرمائیں گے کسی بھی بیماری یا نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اللہ ہم کو ہر کام بسم اللہ سے شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

جب ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے ایک دوسرے کو یہ دعا دینی چاہیے یعنی تم سلامت رہو تم عافیت سے رہو تم ہمیشہ صحت مند رہو تم کو کبھی کسی غم کا سامنا نہ کرنا پڑے، تم ایک اچھے انسان بنو تمہاری دولت میں اضافہ ہو تم کو کبھی کسی سے دکھ نہ پہنچے، تم ہمیشہ اللہ کے نیک بندوں میں شمار کیے جاوَ اللہ تم کو اور تمہارے پورے خاندان کو ہر طرح سے عافیت میں رکھے اللہ تم پر رحمتیں نازل کرتا رہے ہر دولت سے تم کو نوازے اور تمہارے اوپر اللہ برکتوں کی بارش کرتا رہے اور تمہاری آنے والی نسلوں کو بھی ان تمام دعاؤں میں شامل رکھے، جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ ان دعاؤں کے ساتھ ملیں گے تم معاشرہ میں امن چین سکون پیدا ہوگا اور ایک دوسرے میں محبتیں قائم رہیں گی اور ایک خوشنما معاشرہ وجود میں آئے گا۔

کھانا شروع کریں تو بسم اللہ کے بعد یہ دعا پڑھیں

بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا

جب بھی ہم کوئی کام شروع کریں تو اللہ کا نام لے کر شروع کریں اور اس سے برکت کی امید رکھیں جب ہم کھانا شروع کریں تو اللہ سے دعا کریں کہ یہ کھانا اچھی طرح جزو بدن بنے اور ہمارے لیے صحت کا سبب بنے اگر ہم کھانے سے پہلے اللہ کا نام نہیں لیں گے تو شیطان ہمارے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے

کھانے سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے کہ جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا میری بغیر طاقت اور کوشش کے۔

ہم جو کھانا کھاتے ہیں اس میں بہت سی اللہ کی مخلوق کی کوششیں ہوتی ہیں کسان محنت کر کے اس کھانے کو اگاتا ہے اور بہت سے کیڑے مکوڑے اور زمین کے اجزاء اس پودے کو بڑھنے میں مدد کرتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اسکو (FERTILIZE) کرنے میں مدد کرتی ہیں تب جا کر وہ فصل تیار ہوتی ہے

مشینوں کے ذریعہ اس کو صاف کیا جاتا ہے پھر گھر پر آ کر ہماری غذا بنتا ہے اللہ کی پوری فوج مل کر ہمارے لیے یہ غذا تیار کرتی ہے اور ہمارے جسم کی مشین اس پر محنت کر کے اس کو ہمارے جزئے بدن بناتی ہے یہ ہمارے رب کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم اس غذا سے فائدہ اٹھاتے ہیں ہم کو تو ہر کھانے کے لقمہ پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جب کسی کے یہاں کھانا کھائے تو آخر میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ جس نے مجھ کو کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

جب ہماری کوئی دعوت کرے تو اس کو قبول کر لینا چاہیے اور کھانے کے کھلانے والے اور اللہ کا بھی شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کے رزق میں برکت کی دعا پڑھنی چاہیے کیونکہ اسکے ذریعہ ہم کو رزق میسر آیا اور اللہ کی حمد بیان کرنی چاہیے۔

مسجد کی صفائی

مسجد اللہ کا گھر ہوتی ہے ہم پانچ وقت پاک صاف ہو کر اللہ کے گھر عبادت کے لیے جاتے ہیں جہاں ہم اپنی صفائی کا دھیان رکھتے ہیں وہیں ہم مسجد کی صفائی اور پاکی کا بھی خیال رکھیں ہماری عبادت گاہیں پاک اور صاف ستھری ہونی چاہییں۔

مسجدوں کے اندر پیشاب گھر نہ بنائیں ہو سکے تو مسجد کے باہر پیشاب گھر بنائیں آج

کل یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو پیشاب کی بدبو آتی ہے جس سے بہت کراہیت پیدا ہوتی ہے مسجد میں داخل ہوتے ہی ہم کو خوشبو آنی چاہیے نہ کہ بدبو لوگوں نے یہ طریقہ بنالیا ہے کہ وہ مسجدوں میں جا کر اپنی گندگی اتارتے ہیں، مسجدوں میں جا کر نہانا اور اپنی گندگی اتارنا اچھی بات نہیں ہے، مسجد میں تو پاک صاف اور وضو کر کے جانا چاہیے اگر میسر ہو تو خوشبو لگا کر جائیں، غسل خانے مسجد سے دور بنائیں اور ان کی صفائی کا بھی دھیان رکھیں مسجدوں میں بدبو دار چیزیں کھا کر نہ جائیں جیسے پیاز لہسن بیڑی، سگریٹ وغیرہ، مسجد میں جانے سے پہلے اپنے منہ کو اچھی طرح صاف کر کے جائیں حضور ﷺ نے بھی بدبو دار چیزیں کھا کر مسجد میں جانے کو منع کیا ہے ایسی ہر چیز سے بچیں جس سے دوسرے نمازی کو ناگوار ہو۔

سلیقے اور ڈھنگ سے رہنا

ہر آدمی صاف ستھرا اور سلیقہ سے رہنا چاہیے اللہ کو صفائی پسند ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تب بھی اس کو نہلایا جاتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تب بھی اس کو صاف کفن اور خوشبو کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔

اللہ نے پاک صاف رہنے کا حکم دیا ہے اللہ نے اگر مال و دولت دی ہے تو اسکا صحیح استعمال کرنا بھی ثواب کا کام ہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے کچیلے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پاس کنگھا نہیں جس سے یہ اپنے بالوں کا ٹھیک رکھتا اور اس کے پاس کپڑے دھونے کے لیے کچھ نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے دھوتا اور نہاتا۔

حضرت عطا بن یسارؓ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے ایک آدمی آیا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اشارہ سے اس کو بلایا اور سمجھایا کہ اپنے بال ٹھیک کرو۔

ایک صحابی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے کپڑے بہت گندے تھے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس مال ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ہے پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال ہے انہوں نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے ہر طرح کا مال دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اس کی مہربانیوں اور نوازشوں کا اثر تمہارے جسم سے بھی ہونا چاہیے۔

اگر آدمی کو اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے یہ نہ ہو کہ گندے اور پھٹے کپڑے پہن کر محتاجوں جیسا حال بنالے آدمی کو خوش پوشاک اور صاف ستھرا ہونا چاہیے مگر آدمی میں گھمنڈ نہیں ہونا چاہیے۔

چھینک آنے پر یہ دعا پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

جب کسی کو چھینک ائے تو اسکو الحمدللہ کہنا چاہیے یعنی اللہ کی تعریف کرنی چاہیے جس نے ہمارے اندر سے موذی چیز کو نکالدیا جب ناک میں کوئی دھول یا جراثیم داخل ہوتے ہیں تو جسم کا خودکار سسٹم اس کو چھینک کے ذریعہ نکال دیتا ہے اس لیے ہم کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اس نے اس موذی مادہ کو ہمارے اندر سے نکال دیا جو کہ ہمارے اندر جا کر بہت سی بیماریاں پیدا کرتا۔

چھینک نے والے کے جواب میں یہ دعا پڑھے

يَرۡحَمُكَ اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے

یعنی ہم ہر انسان کے خیر خواہ ہیں اور اس کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس پر رحم کرے۔

ایک اخبار میں میں نے پڑھا کہ ایک شخص نے یہ اعتراض کیا کہ مسلمان چھینک

کو ایک اچھی علامت مانتے ہیں اس میں کیا شک ہے یہ ایک اچھی علامت ہے جو ناک کے اندر جانے والا موذی مادہ چھینک کے ذریعہ نکل جاتا ہے اس لیے ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور دوسرے کے لیے بھی دعا کرتے ہیں کہ اس موذی مادہ اس نے اس سے جدا کر دیا یعنی کہ ہم ہر آدمی کے خیر خواہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۙ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۙ

ترجمہ: کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جائے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جن میں اور انسان میں سے۔ (سورۃ ۱۱۴/آیات ۶)

اللہ ہی سب کا مالک ہے سب کا پالن ہار ہے سب کا معبود ہے اسی سے ہمکو شیطان جو آدمی کا سب سے بڑا دشمن ہے، سے پناہ کی درخواست کرنی چاہیے، اللہ ہی ہر آفت اور پریشانی سے بچا سکتا ہے۔ بہت سے شیطان نما انسان بھی ہوتے ہیں جو آپ کو تمہارا دوست بن کر غلط راستوں پر ڈالدیتے ہیں ایسے شیطان نما انسانوں سے ہم کو ہوشیار رہنا

چاہیے ان کے فتنوں سے وہی انسان بچ سکتا ہے جس کا اللہ پر پورا بھروسہ ہوتا ہے اور وہ اس کے کرم سے ان فتنوں سے بچ سکتا ہے انسان نما شیطان آپ کے دل دماغ میں گھس جاتے ہیں جس کا ہمیں اندازہ بھی نہیں ہو پاتا یہ دوست بن کر ہم کو کن الجھنوں میں پھنسا رہا ہے اس لیے ایسے فتنوں سے بچنے کے لیے ہم کو ہر وقت چوکننا رہنا چاہیے اور اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہم کو ایسے سبھی فتنوں سے بچائے رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے، اور گرہوں میں پھونک مارنے والوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (سورۃ ۱۱۳/ آیات از ۱/ تا ۵)

اللہ تعالیٰ جب مصیبتوں کے جال سے نکال دے اور خوشیوں اور آسانیوں کی صبح کر دے اور تمام مصیبتوں سے اس کو بچا لے اور جو لوگ اس سے حسد کرتے ہیں اور تباہ و برباد کرنے کے ہتھکنڈے اپناتے ہیں اللہ ان کے حسد سے بچائے رکھے، اگر اللہ کی

رحمتیں ہم پر سایہ رکھیں گی تو دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اپنی ترقی کو خدا کی دی ہوئی نعمت سمجھے اور غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ۝

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح، اور تم دیکھو کہ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں فوج در فوج، تو اپنے رب کی تسبیح کرو اس کے حمد کے ساتھ اور اس سے بخشش مانگو، بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔ (سورۃ ۱۱۰/ آیت ۱-۳)

جب اللہ کی طرف سے کامیابی آنے لگے اور اس کے چاروں طرف سے ترقی کے دروازے کھلنے لگیں تو اسکو اس پر غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہونا چاہیے اور اس کو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کی تعریف و حمد میں مشغول ہونا چاہیے اور اپنے گناہوں کی توبہ مانگنی چاہیے تو اللہ مزید کامیابی بھی دیگا اور اس کے پچھلے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۙ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۙ اِنَّ شَانِئَکَ

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

ترجمہ: ہم نے تم کو کوثر دے دیا، پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو، بے شک تمہارے دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔ (سورۃ ۱۰۸/ آیت ۱-۳)

یہ سورت رسول کریم ﷺ سے مخاطب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو کوثر دیا ہے یعنی خیر کثیر بہت برکتوں والی خیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھو اور قربانی کرو یعنی جسم کی قربانی دولت کی قربانی وقت کی قربانی یعنی ہر قربانی سے تم کو گذارا جائے گا آپ ان سے گھبرائے نہیں بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام ونشان رہ جائے گا بس آپ ﷺ دعوت ''حق'' کو کرتے رہو، ان شاء اللہ تم کو ہی کامیابی ملے گی اور تمہارا دشمن ہی برباد ہوجائے گا یہی وعدہ آپ ﷺ کی امتیوں کے لیے ہے کتنی ہی مصیبتیں آئیں اگر آپ دعوت حق سے پیچھے نہ ہٹے اور ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہیں تم کو بھی دنیا وآخرت کی کامیابیاں ملیں گی اور یہ خیر کثیر تمہارے حصہ میں بھی آئے گی۔

اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس میں آخرت کا مکمل جواب دہی کا تصور پایا جاتا ہے اور یہ تصور ہی انسان کو بہت سے گناہوں سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے انسانیت کا سبق دے رہا ہے کہ ہم نے آپ کو خیر کثیر دی ہے آپ کو دوسروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے آپ نماز پڑھو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اللہ کے ہر حکم کے سامنے جھک جاؤ اور ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار رہو اس کام

میں آپ کا مالی ذہنی جسمانی پریشانیوں کو برداشت کرنا پڑے گا پیٹ پر پتھر بھی باندھنے پڑیں گے لوگ دیوانہ اور پاگل بھی کہیں گے مگر تم اپنے مشن پر دن رات لگے رہو ہر قربانی کے لیے تیار رہو ان شاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ تمہارا دشمن ہی بے یار و مددگار ہوجائے گا بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے، بیشک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے آپ ﷺ نے اپنی تیئس سالہ نبوت کی زندگی میں یہ سب امت کو سکھا دیا اگر آدمی صبر و استقلال سے کام لے گا تو دشمن کے ذریعہ پہنچانے والی اذیتیں ختم ہوجائیں گی اور فتح و کامرانی اور صبر کرنے والے کی قدم بوسی کریں گی، بس شرط یہ ہے کہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر ثابت قدم رہیں ان شاء اللہ سب پریشانی اور مصیبتیں اللہ ختم کر دیگا۔

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْتُ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی طاقت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

جب آدمی گھر سے نکلے تو اس کو اللہ پر پورا بھروسہ ہونا چاہیے وہی اس کی ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے، وہی شیطان کے شر سے بچانے والا ہے اور وہ جو نیک کام کا

ارادہ لے کر نکلا ہے اللہ اس کو پورا کرے گا کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے بغیر اس کے حکم
کے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہی لوٹے گا ان سب اللہ
کی مرضی ور رحمتوں کے ساتھ اور ارادہ کی پختگی کے ساتھ جب وہ اپنے منزل کی طرف
بڑھے گا تو کامیابی اس کے قدم چومے گی اگر آدمی پکے ارادہ اور اللہ پر پورے
بھروسے سے نکلے گا تو اس کا یہ سفر ضرور کامیاب ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ
فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ
اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪

ترجمہ: اس واسطہ کے قریش مانوس ہوئے، جاڑے اور گرمی کے سفر سے
مانوس، تو ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک
میں کھانا دیا اور خوف سے ان کو امن دیا۔ (سورہ قریش ۱۰۸ / آیت ۱-۴)

قریش ایک تجارتی قوم تھی ان کو سردیوں میں بھی سفر کرنا پڑتا تھا اور گرمیوں میں
بھی اور تجارت کے سہارے ہی ان کی زندگی چلتی تھی، اس زمانہ میں تاجروں کو لوٹنا
ایک عام بات تھی مگر چونکہ قریش کعبہ میں رکھے ہوئے ان کے ہر قبیلہ کے بت کے

محافظ تھے اس لیے ان کے قافلہ کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا اور بدو لوگ ان کی ہر طرح
سے مدد کرتے تھے کیونکہ یہ لوگ کعبہ کے متولی اور خادم بنے ہوئے تھے اس لیے وہ
ان کی عزت کیا کرتے تھے۔

ان سب باتوں کو یاد دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے سارے
احسان یاد دلائے اس خدا کی ان لوگوں کو حضور ﷺ کی لائی ہوئی باتوں پر یقین کر کے
اللہ کی عبادت بھی کرنی چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ
کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ
تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا۔ کیا
، کیا اس نے ان کی تدبیر کو اکارت نہیں کر دیا، اور ان پر چڑیاں بھیجیں جھنڈ کے جھنڈ، جوا
ن پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے، پھر اللہ نے ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح
کر دیا۔ (سورۃ ۱۰۵ / آیت ۱-۵)

جب کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ضرور بدلہ دیگا اللہ کی طرف سے کوئی

ایسی آفت آسکتی ہے جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا جب ابرہہ کا قافلہ کعبہ شریف کو گرانے کے لیے مکہ پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایسا عذاب ڈالا جس کی ابرہہ کا دور دور تک امید بھی نہیں تھی اس کے پورے قافلہ کو اللہ نے تباہ کر دیا، اس انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیے حق والے کو اگر اسکا حق نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیگا اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ان اللہ مع الصابرین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا اس شخص کو جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کا کھانا دینے پر نہیں ابھارتا، پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، وہ جو دکھلاوا کرتے ہیں، اور معمولی ضرورت کی چیزیں بھی نہیں دیتے۔ (سورۃ ۱۰۷ / آیت ۱-۷)

آخرت کا جس کو ڈر ہو وہ انصاف کے دن یعنی روز محشر کو کبھی نہیں جھٹلا سکتا وہ یتیم کو

کبھی برا بھلا نہیں کہہ سکتا، وہ غریب لوگوں کا خود بھی خیال رکھتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہے اور وہ دوسروں پر احسان کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور ان کے لیے اپنے ہر عمل کے لیے تیار رہتا ہے مجبور اور بے کسوں کا سہارا بنتا ہے اس کا یہ عمل اس کو اس دنیا میں بھی فائدہ دیگا اور قیامت میں بھی اس کے ساتھ آسانی کا سلوک کیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ترجمہ: قسم ہے زمانہ کی، بے شک انسان گھاٹے میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کے حق کو نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ (سورۃ ۱۰۳ / آیت ۱-۳)

انسان ہر لمحہ اپنی موت کی طرف جارہا ہے اگر وہ اس زندگی کو اچھے کاموں میں نہیں لگائے گا تو وہ سراسر گھاٹے میں رہے گا دنیا میں جتنے بھی اس نے برے کام کیے ہوں گے اس کا جواب ضرور آخرت میں ملیگا وہاں اس کے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا اور اس کا ٹھکانا صرف دوزخ ہوگا اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے اندر تین باتوں کا

شعور پیدا کرنا چاہیے (۱) عمل صالح دوسرے خود بھی اس پر چلنا (۲) دوسروں کو اس پر چلنے کی تلقین کرنا (۳) صبر کرنا اور صبر کی تلقین کرنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

ترجمہ: بہتات کی حرص نے تم کو غفلت میں رکھا، یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے، ہرگز نہیں، تم بہت جلد جان لوگے، پھر ہرگز نہیں، تم بہت جلد جان لوگے ہرگز نہیں، اگر تم یقین کے ساتھ جانتے، کہ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر تم اس کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ (سورۃ ۱۰۲/ آیت ۱-۸)

ہر آدمی چاہتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال دولت زمینے اور مکانات کا مالک بن جائے اور وہ اسی دھن میں چوبیس گھنٹہ لگا رہتا ہے اور اس کی ہوس کبھی کم نہیں ہوتی اور وہ اسی لالچ کے ساتھ قبر میں چلا جاتا ہے اس کے ذہن میں یہ کبھی نہیں آتا کہ ان سب کا مجھکو حساب بھی دینا ہوگا اس وقت اس کو اللہ کے دربار میں جا کر یہ معلوم ہوگا کہ جمع

کرنے کی چیز وہ نہیں تھی جس کو وہ جمع کرتا رہا دنیا میں جتنی بھی چیزیں وہ جمع کرے گا اس سے اس کی ذمہ داریاں ہی بڑھیں گی اس ترقی کو ہر آدمی اصل ترقی سمجھتا ہے، ترقی کا دارومدار مندرجہ بالا چیزیں نہیں ہیں بلکہ ترقی تو اس ذریعہ کیے ہوئے اچھے کام ہوں گے جو کچھ اسنے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا وہ اسکی اصل ترقی ہوگی، لوگوں کے کام آنا اور ان کی مدد کرنا ان کے دکھوں میں شامل ہونا اصل ترقی ہے، یہ زندگی صرف چند دنوں کی ہے اس آنے والی زندگی کے لیے جتنا ہم اس زندگی میں ذخیرہ اکٹھا کرلیں وہ ہمارے آخرت میں کام آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

ترجمہ: جب زمین شدت سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنا بوجھ نکال کر باہر ڈالدیگی، اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا، اس دن وہ اپنے حالات بیان کرے گی،

کیونکہ تمہارے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا، اس دن لوگ الگ الگ نکلیں گے، تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں، پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (سورۃ ۹۹ / آیت ۱-۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

ترجمہ: قسم ہے تین کی اور زیتون کی، اور طور سینا کی، اور اس امن والے شہر کی، ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، پھر اس کو سب سے نیچے پھینکدیا لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے، تو اب کیا ہے جس سے تم بدلہ ملنے کو جھٹلاتے ہو کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔ (سورۃ ۹۵ / آیت ۱-۸)

تین اور زیتون دو پہاڑوں کے نام ہیں جن کے قریب بیت المقدس واقع ہے حضرت مسیحؑ کا عمل کا مقام طور سینین وہ پہاڑ ہے جہاں پر حضرت موسیٰؑ پر خدا نے وحی نازل فرمائی بلد امین سے مراد مکہ ہے جہاں پر پیغمبر اسلام محمد ﷺ مبعوث ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صلاحیتوں سے پیدا فرمایا یہ صلاحیتیں اسلیے دی گئی کہ انسان پیغمبروں کے ذریعہ لائے گئے ''حق'' کو پہنچانے اور اپنی زندگی کو ان کے لائے ہوئے ''حق'' کے ساتھ گذارے جو لوگ اس پر عمل کریں گے وہ لوگ عمدہ اور اونچا مقام اس دنیا میں اور آخرت میں حاصل کریں گے، اس کے برعکس جو خدا کے بتائے ہوئے راستہ خلاف چلیں گے تو اللہ ان کو دی ہوئی نعمتیں چھین لیں گے اور اس کا مقام دوزخ ہوگا کیونکہ اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے، اگر انسان اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کا استعمال اس کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق کرے گا تو اس کے لیے دنیا و آخرت میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

ترجمہ: کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا، اور تمہارا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ جھکا دی تھی، اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا، پس مشکل کے ساتھ آسانی ہے، بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو محنت کرو، اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھو۔ (سورۃ ۹۴/آیت ۱-۸)

رسول اللہ ﷺ حقیقت کو جاننے کے لیے تڑپ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حقیقت کا علم دے کر آپ ﷺ کی تلاش کو معرفت میں تبدیل کر دیا حقائق کی معرفت کے لیے آپ ﷺ کا سینہ کھل گیا پھر آپ ﷺ نے مکہ میں توحید کی دعوت شروع کی، تو بہت سخت مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا مگر انہیں مخالفتوں کے ذریعہ یہ ہوا کہ آپ کا چرچہ سارے ملک میں پھیل گیا یہی موجودہ دنیا کے لیے دنیا کا قانون ہے شروع میں انسان کے ساتھ مشکلوں کے حالات پیش آتے ہیں اگر وہ صبر کے ساتھ اس پر جما رہے تو مشکلوں کے ساتھ آسانیوں کے راستے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اپنی کوششوں کو جاری رکھے تو اس کے لیے آسانیوں کے دروازہ کھلنے شروع ہو جاتے ہیں، آدمی کو ہمت ہار کر نہیں بیٹھنا چاہیے اپنی جدو جہد کو مسلسل جاری رکھنی چاہیے کتنی بھی مصیبتیں آئیں لیکن اس کو اپنے مشن کو جاری رکھنا چاہیے، راستے میں بہت روڑے اٹکانے والے ملیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

ترجمہ: قسم ہے روز روشن کی، اور رات کی جب وہ چھا جائے، تمہارے رب نے تم کو نہیں چھوڑا، اور نہ وہ تم سے بیزار ہوا اور یقیناً آخرت تمہارے لیے دنیا سے بہتر ہے، اور عنقریب اللہ تجھ کو اتنا دے گا، پھر تو راضی ہو جائے گا، کیا اللہ نے تم کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا، اور تم کو متلاشی پایا تو راہ دکھائی، اور تم کو نادار پایا تو تم کو غنی کر دیا، پس تم یتیم پر سختی نہ کرو اور تم سائل کو نہ جھڑکو، اور تم اپنے رب کی نعمت بیان کرو۔ (سورۃ ۹۳/آیت ۱-۱۱)

اللہ نے دنیا کا نظام ایسا بنایا ہے کہ اس میں خوشیاں بھی آتی ہیں اور مصیبتیں بھی آتی ہیں دن بھی آتا ہے اور رات بھی آتی ہے، اللہ کسی کو بے سہارا نہیں چھوڑتا اور نہ وہ کسی سے بیزار ہوتا ہے جب تک کہ انسان ہی خود اپنے اعمال کو نہ بگاڑ لے انسان پر سختی کے

حالات اس لیے آتے ہیں کہ وہ اپنے حالات کو بدل لے مصیبتیں اسلیے آتی ہیں کہ وہ اپنے حالات کو سدھار لے ، اللہ یتیموں کو بھی سہارا دیتا ہے اور مسکینوں کا بھی سہارا بنتا ہے جب آدمی خلوص نیت سے کام کرتا ہے تو اس کے لیے روزی کے راستہ کھول دیتا ہے اور اس کو غنی بنا دیتا ہے ، جب آدمی اللہ پر توکل کرتا ہے اور اللہ اس کی سب پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے ، رات آدمی کے لیے بنائی ہے کیونکہ جب انسان دن میں رزق کے لیے کوشش کرتا ہے تو اس کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے رات کو آدمی کو اپنی کارگزاری کا محاسبہ کرنا چاہیے اور اگر بھولے سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے معافی مانگنی چاہیے اور اگلے روز میں حلال کمائی کے لیے دعا کرنی چاہیے اور پھر رات آرام کے اپنی تھکان کو دور کرلے اور اگر اللہ ہمت دے تو درمیانی رات میں اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے جب اللہ کے سامنے آدمی اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتا ہے تو وہ غفور الرحیم ہے وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، پھر صبح کو FRESH فریش ہو کر فجر کی نماز ادا کرے اور آنے والے دن میں حلال روزی کے لیے دعا کرے ،تو اللہ اس کو ضرور معاف کر دے گا اور اس کو ہمت، صحت، عافیت دولت سبھی کچھ عطا کر دیتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا

مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝

ترجمہ: پس تم یاد دہانی کرو تم بس یاد دہانی کرنے والے ہو، تم ان پر داروغہ نہیں، مگر جس نے روگردانی کی اور انکار کیا تو اللہ اس کو بڑا عذاب دیگا، ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے ، پھر ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔(سورہ ۸۸ / آیت ۲۱-۲۶)

اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم یاد دہانی کرادو تمہارا کام صرف یاد دہانی کرانا ہے تم ان کے اوپر داروغہ بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

یہ پیغام ایک عام آدمی کے لیے بھی ہے کہ وہ صرف اللہ کی یاد دہانی کراتا رہے دل میں ڈالنا صرف اللہ کا کام ہے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا جب حضور ﷺ کو یہ حکم دیا گیا ہے ہماری تو حیثیت ہی کیا ہے جو کچھ کرتا ہے وہ صرف اللہ کرتا ہے اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے، کسی کے اوپر زبردستی نہیں کی جاسکتی سب کام اللہ ہی کے حکم سے ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (سورہ بقرہ ۲/آیت ۱۰)

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ایک پتہ بھی اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گرتا لیکن اس کو علم ہوتا ہے ہمیں اس پر پورا یقین اور بھروسہ کرنا چاہیے دنیا کی کوئی بھی طاقت نہ تم کو فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان جب اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی نوازشوں سے نوازتا ہے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جب کوئی مصیبت آجائے تو اللہ سے صبر کی دعا مانگنی چاہیے نماز قائم کرنی چاہیے اور نماز جو سکھاتی ہے اس پر عمل کرنا چاہیے صرف نماز کی رسم ہی ادا نہیں کرنی چاہیے بلکہ نماز سے اللہ تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور اللہ کا مقصد کیا ہے اس پر عمل کرنا چاہیے نماز کے ساتھ زکوۃ کو مضبوطی سے پکڑلیں زکوٰۃ ادا کرنے سے آپ میں پیار محبت پیدا کرتا ہے سماج کی نابرابری دور ہوتی ہے بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے اورلوگوں میں ایک دوسرے کے غم ورنج میں شریک ہونے کا جزبہ پیدا ہوتا ہے اورایک کامیاب معاشرہ پیدا ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت، اخوت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے مال کی محبت دلوں سے نکلتی ہے اور مال ایک ہی جگہ پر اکٹھا نہیں ہوپاتا ،زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جو دولت ہمارے پاس بچتی ہے اس میں برکت پیدا ہوتی ہے اور مال میں زیادتی ہوتی ہے جب کہ سود مال میں بے برکتی پیدا کرتا ہے اس مال کو نہ اپنے اوپر خرچ کرتا ہے اور نہ وہ دوسروں کے کام آتا ہے وہ ایک سے

،دو سے چار بنانے کے چکر میں پھنسا رہتا ہے جو سود لے گا اس کے گھر میں کبھی رونق نہیں ہوگی عجیب نحوست سی دکھائی دے گی اللہ تعالیٰ ہم کو اس نحوست سے بچنے کی اور نماز قائم کرنے کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے یہ نماز روزہ ،زکوٰۃ، حج فرض ہے وہیں مالدار کے اوپر زکوٰۃ بھی فرض ہے اسلام کا بنیادی ستون ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف

(۱) فقراء جن کے پاس کچھ نہ ہو، اور صاحب نصاب نہ ہوں

(۲) مسکین جن کو بقدر حاجت میسر نہ ہوں اور سوال نہ کرتے ہوں

(۳) عاملین کی تنخواہ جو حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور ہوں

(۴) مؤلف قلوب جن کو اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو

(۵) رکاب غلاموں کو آزادی دلانے کے لیے

(۶) غارمین جو مقروض ہو گئے ہوں یا کسی معمولی حادثہ کے شکار ہو گئے ہوں یا ان کا کاروبار پھیل ہوگیا ہو

(۷) یا کسی چیز کا جرمانہ دینا پڑا ہو

(۸) فی سبیل اللہ دعوت دین جہاد دین کے دوسرے کاموں میں مشغول ہوں

(۹) ہینڈ پمپ لگانے میں بھی یہ مدد استعمال کی جاسکتی ہے

(۱۰) مسافر جو حالت سفر میں ضرورت مند ہو جائے چاہے وہ اپنے گھر پر صاحب

زکوٰۃ کیوں نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والوں، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم کو خبر نہیں اور ضرور ہم تم کو آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور ثابت قدم رہنے والوں کو خوشخبری دے دو جن کا حال یہ ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں، کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۵-۱۵۶)

زندگی میں انسان کے اوپر بہت سی مصبتیں آتی ہیں جو کہ اللہ کو اس کا امتحان لینا

ہوتا ہے جب انسان کو ان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کو صبر و استقلال سے کام لینا چاہیے یہ تنگی رزق کی بھی ہو سکتی ہے بیماریوں کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے اور موت کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے دوسروں کی طرف سے اذیتیں پہنچانے اس کے ساتھ ناانصافیوں کی شکل میں بھی ہو سکتی ہیں اگر اس انسان کو اللہ پر پکا یقین ہو تو وہ ان مصیبتوں کو صبر اور شکر کے ساتھ برداشت کر لیتا ہے اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ اس کا اجر مجھ کو یہاں پر بھی ملے گا اور آخرت میں بھی ملے گا، انسان اپنی زندگی صبر اور شکر کے ساتھ گزارے اور نماز کی طرف اپنی توجہ اخلاص کے ساتھ رکھے نماز میں کسی قسم کا دکھاوا نہ ہو اور اللہ کے دربار میں پابندی سے حاضری دیتا رہے تو ان شاء اللہ اس کو اجر اس دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت تو اس کے لیے پکی ہو ہی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ظلم کرنے والا اپنے کیے ظلم کا بدلہ اس دنیا میں بھی بھگتے گا اور آخرت میں تو اس کو اپنے ظلم کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا، اللہ سے ہر وقت صبر جمیل کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

کہ ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

جب انسان کے اوپر کوئی مصبت آتی ہے تو اس کو اس کا پکا یقین ہونا چاہیے کہ ہم اللہ کے ہیں اور وہی اس مصیبت سے مجھ کو چھٹکارا دیگا اور اس کا کوئی اچھا بدلہ دیگا مصیبتوں میں پھنس کر اس کو مایوسی میں نہیں چلے جانا چاہیے، نقصان اپنا ہو یا کسی

دوسرے کا سب اللہ کی طرف ہی سے آتے ہیں کسی دوسرے کے نقصان پر خوش
نہیں ہونا چاہیے ایک عام دستور ہے جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تب ہی ہم کو یہ دعا یاد آتی
ہے اور یہ دعا پڑھی جاتی ہے جب کسی کا کوئی بھی نقصان ہو چاہے وہ جس شکل
میں ہو سب کے لیے اس دعا کو پڑھنے میں کوئی نقصان نہیں کیونکہ ہر حادثہ اللہ کی
طرف سے آتا ہے چاہے وہ مومن ہو، یا کافر ہو، یا مشرک ہو، اس دعا کو ہم کو ویسے بھی
پڑھتے رہنا چاہیے اس سے اللہ بڑی سے بڑی مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اس کو اس نعم
البدل دیدیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُہٗ
حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ: اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، سب کا تھامنے والا ہے،
اس کو نہ اونگ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے،

کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ
انکے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ
نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہیے اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے، وہ
تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے اور وہی ہے بلند مرتبہ، بڑا۔ (سورہ بقرہ/ آیت ۲۵۵)

اس پوری کائنات میں اللہ کے سوا کوئی پالنہار نہیں اس کی نظر کائنات کے ہر ذرہ
پر ہے وہ سب پر نظر رکھتا ہے وہ پوری کائنات کا رازق ہے وہ اپنے کاموں میں ہمیشہ
مصروف رہتا ہے نہ کبھی اس کو نیند آتی ہے اور نہ کبھی اونگھ وہ اپنے کاموں سے کبھی غافل
نہیں ہوتا اسکی اجازت کے بغیر کوئی اس کے دربار میں سفارش نہیں کر سکتا اس کے
یہاں اس کے دربار میں نہ کسی پیر کی اور نہ کسی فقیر کی دعا قبول ہوتی ہے وہ چاہے تو سن
سکتا ہے، اس کا علم اتنا وسیع ہے کہ اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا وہ جو کچھ ہونے والا
ہے اس کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ ہو چکا اس کے ریکارڈ میں وہ بھی موجود ہے وہ اپنے
کام بغیر تھکے کرتے رہتا ہے دنیا کا پورا ریکارڈ اس کے یہاں موجود ہے وقت آنے پر
اس کو آخرت کے دن اس کو دکھا دیا جائے گا جس سے کسی کو بھی انکار کرنے کی گنجائش نہ
ہوگی، انسان کا ایک ایک اعضا اس کے کیے ہوئے کی گواہی دیں گے۔

قرآن مجید کی یہ آیتیں اتنی برکت والی ہیں اگر آدمی ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت
ان آیتوں کا ورد کرے گا تو وہ شیطان کے شر سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا اور اللہ کے

محبوب ترین بندوں میں اس کا نام لکھا جائے گا، اور شیطان کی کوئی بھی چال اس پر اثر نہیں کرے گی یعنی شیطان سے بچنے کا کوچ اس پر چڑھ جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ○

اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔(سورہ ۲/آیت ۲۲۲)

جب کوئی انسان پاک صاف ہو کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اللہ سے توبہ مانگ لیتا ہے تو اللہ اس کو اپنا دوست بنالیتا ہے اور جب دوست بن جاتا ہے تو اللہ اس کے اگلے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اگر وہ دوست بنجاتا ہے تو اس بڑا تحفہ اس کے لیے کیا ہوسکتا ہے جو افسر اس کو سزا دینے والا ہوتا ہے اگر وہ دوست بن جائے تو اس سے بڑی معافی اور کون دے سکتا ہے اس کی خوشی کی انتہا ہو جاتی ہے اور وہ پاک صاف ہو کر خوشی خوشی اس کی عدالت سے باہر ہو جاتا ہے اب اللہ تعالیٰ اس کو نیک عمل کرنے کی بھی توفیق عطا کر دیتا ہے کیونکہ یہ دوستی عارضی نہیں ہوتی وہ تو اس کا مستقل دوست بن جاتا ہے ہدایت کا مل جانا سب سے بڑی معافی اور انعام ہے اللہ تعالیٰ ایسی توبہ مانگنے کی ہم کو بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین

جو شخص بغیر توبہ کے اس دنیا سے چلا گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم کے علاوہ ہو ہی

نہیں سکتا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ○ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَہُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ○ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمُ الۡعَذَابُ وَلَا ہُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ○

ترجمہ: البتہ جنہوں نے توبہ کی او اصلاح کر لی اور بیان کیا تو میں ان کو معاف کردوں گا اور میں ہوں معاف کرنے والا، مہربان بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور اسی حال میں مر گئے تو وہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت ہے، اسی حال میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ ان کو ڈھیل دی جائے گی (سورہ بقرہ/آیت ۱۵۸-۱۶۰)

اللہ فرماتا ہے کہ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی میں ان کو معاف کر دوں گا اور میں معاف کرنے والا ہوں جب کوئی آدمی گناہ کر لیتا ہے اور اس کا احساس بھی کر لیتا ہے اور وہ اللہ کے سامنے اپنی غلطی کی توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کے گناہ کو نامہ اعمال سے مٹا دیتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ۝

ترجمہ: اے ایمان والوں نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو، اور نہ اس وقت غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلتے ہوئے، یہاں تک کہ غسل کرلو، اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(سورہ نساء ۴/آیت ۴۳)

یہ آیت شراب کی حرمت کے ابتدائی حکم کے طور پر آئی ہے مگر یہ نماز کی اصل حقیقت کو بتا رہی ہے نماز ایک ایسی عبادت ہے جو فہم اور شعور کے تحت ادا کی جاتی ہے نماز اس کا نام نہیں ہے کہ ہم نے کچھ رٹے رٹائے الفاظ کو دہرا دیا اور کچھ ظاہری ارکان کو

صحت کے ساتھ ادا کر دیا اور سمجھ لیا کہ نماز ادا ہوگئی نماز ایک اہم عبادہ ہے جسے سمجھ کر اور شعور کی حالت میں ادا کی جائے یہی نماز کا حق ہے اپنی زبان سے وہ جن الفاظ کو ادا کر رہا ہے اسی طرح وہ ان الفاظ کو پڑھ رہا ہے اس کو ان الفاظ کا علم ہونا چاہیے جس طرح وہ الفاظ کو حرکات کو خلوص اور ان کی حقیقت سے اللہ کے سامنے جھک رہا ہے اسی طرح اپنی زندگی کو اللہ کے حکموں کے سامنے ڈھال دینا چاہیے اور اس کے بتائے ہوئے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہیے اور پوری زندگی کو اللہ کے حکموں کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، یہ نہ ہو کہ نماز کی حرکات کو اللہ کے حکموں کے مطابق ادا کر دی اور رٹے رٹائے الفاظ کو دہرا دیا جائے اور ہم کو ان کے معنی اور مقصد کا علم نہ ہو تو یہ نماز صرف ہمارا دکھاوا ہے ایسی نماز سے ہم کو کچھ حاصل ہونے والا نہیں یہ ایسی ہی نماز ہے جیسے نشہ کی حالت میں ادا کر رہا ہو نہ اس کے معنی کی خبر ہے اور نہ ہی اس کا مقصد معلوم ہے وہ تو بس ایک طرح سے رسم ادا کر رہا ہے، نماز وہ عبادت ہے جس میں اس کا جسم بھی عبادت کر رہا ہو اور اس کا دماغ بھی اس کا ساتھ دے رہا ہو۔

ان آیتوں کی روشنی میں ہم کو اپنی نمازوں پر غور کرنی چاہیے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں یہ تو صرف ایک رسم کی ادائیگی ہے ہم کو اپنی نمازوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے، پس تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًا عَلِیۡمًا ۝ اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا ۝

ترجمہ: اللہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے، اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ یا کسی برائی سے درگزر کرو تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورہ نساء/ آیت ۱۴۸-۱۴۹)

کسی آدمی کے اندر کوئی دینی یا دنیوی عیب معلوم ہو تو اس کی شہرت کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے نصیحت کا حق ہر ایک کو ہے مگر نصیحت یا تو کسی کا نام لیے بغیر عمومی انداز میں کی جانی چاہیے یا جس سے تعلق ہو اس کو تنہائی میں نصیحت کرنی چاہیے۔

کسی کے عیب کو ظاہر کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝

ترجمہ: اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کا عمل ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (سورہ مائدہ/ آیت ۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَ لَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ۚ وَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ اَوۡفُوۡا ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۝

ترجمہ: اور جب بولو تو انصاف کی بات بولو، خواہ معاملہ اپنے رشتے داری کا ہو، اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، یہ چیزیں ہیں جن کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ (سورہ انعام ۶ / آیت ۱۵۳)

زندگی میں بہت سے مواقع ایسے آتے ہیں جب آدمی کو اپنے کسی کے خلاف اظہار رائے کرنی ہوتی ہے ایسے موقع پر خدا کو انصاف کی بات پسند ہے کوئی اپنا ہو یا غیر دوست ہو یا دشمن بات سچی اور ایمانداری کی ہی کرنی چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝

ترجمہ: یقیناً ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ (سورہ انعام ۶ / آیت ۱۳۶)

اللہ تعالیٰ اس کو اس کے استحقاق یعنی جتنے اچھے وہ عمل کرے گا اتنا ہی اس کو بدلہ دیا جائے گا مگر جس طرح سے لینا چاہے اسی طرح مل جائے گا کوئی ناجائز طریقہ سے لینا چاہے تو اس کو ناجائز طریقہ سے مل جائے گا اور جائز طریقہ سے لینا چاہے گا تو اس کو جائز طریقہ سے مل جائے گا اور جائز طریقہ سے آخرت میں کئی گنا زیادہ ملے گا اور جو شخص ناجائز طریقہ سے کما رہا ہے اس کو اس راستہ سے دے دیا جائے گا وہاں جا کر اس کو دینے کے لیے کچھ نہ ہوگا اس کا انجام جہنم ہی ہوگا نہ تو اس کی دولت ہی اس کے کام آئے گی نہ اس کے حق میں کسی کی دعائیں کام آئیں گی اور اس کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا دنیا میں رہتے ہوئے جس نے جتنی بھی ناانصافیاں کی ہوں گی اس کو سود سمیت اس کو دے دیا جائے گا یہ اس کے اعمال پر منحصر ہے کہ اس کو دوزخ کے کونسے گڑھے میں ڈال دیا جائے، وہاں پر جا کر آدمی کی کمائی ہوئی دولت کام آئے گی اور نہ کسی کی سفارش کام آئے گی ہم کو اپنے حساب کتاب پر صاف ستھر رہنا چاہیے انسان جو کرے گا اس کا حساب تو اس کو یہاں پر بھی دینا ہوگا اور وہاں پر بھی دینا ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَا بَنِىٓ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ ؕ ذٰ لِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ۝ يَا بَنِىٓ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ

اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَـنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝

ترجمہ: اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے بدن کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور زینت بھی اور تقوی کا لباس اس سے بھی بہتر ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ غور کریں، اے آدم کی اولاد، شیطان تم کو بہکا نہ دے جس طرح اس نے تمہارے باپ کو جنت سے نکلوا دیا، اس نے ان کے لباس اتروائے تاکہ ان کو ان کے سامنے بے پردہ کردے، وہ اور اس کے ساتھی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں تم انہیں نہیں دیکھتے، ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ (سورۃ اعراف/ آیت ۲۶-۲۷)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو اس دن سے میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا پیشاب کی چھینٹے اگر کپڑے یا عضو پر لگی ہوں تو نماز بھی نہیں ہوتی پانی نہ ملنے کی شکل میں ڈھیلے یا ٹیشو پیپر کا استعمال کیا جاسکتا ہے پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا چاہیے نہانے کی جگہ پر کبھی پیشاب نہ کریں۔

اَلطُّهُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِيۡمَان

طہارت اور صاف ستھرائی آدھا ایمان ہے۔(مسلم حدیث ۲۲۳)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا بَنِی آدَمَ خُذُوا زِینَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَکُلُوا وَاشۡرَبُوا وَلَا تُسۡرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِينَ ۝ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخۡرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزۡقِ ۚ قُلۡ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الۡحَيَاةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡآيَاتِ لِقَوۡمٍ يَعۡلَمُونَ ۝

ترجمہ: کہو کہ وہ دنیا کی زندگی میں بھی ایمان والوں کے لیے ہیں اور آخرت میں تو وہ خالص انہیں کے لیے ہوں گی ، اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو جاننا چاہیں۔(سورہ اعراف/آیت ۳۲-۳۱)

عرب میں کچھ لوگ ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور کچھ حلال چیزوں کو بھی وہ اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے اور پنے آپ کو بہت زیادہ متقی اور پرہیزگار سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیات میں بتاتا ہے اس نے جن چیزوں سے نوازا ہے ان کو حلال طریقوں سے استعمال کرو ،صاف ستھرے کپڑے اور صاف بدن کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضری دو حلال چیزوں کو خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی اس سے فائدہ

پہنچاؤ ،اللہ نے اگر دولت وسروت دی اس کا کھلے دل سے اظہار کرو اسمیں کنجوسی سے کام نہ لو دولت کو گن گن کر نہ رکھو اس میں اپنے عزیز اور غریبوں کا بھی حصہ نکالو سب کو دل کھول کر مدد کرو نہ تو اپنے ہاتھوں کو باندھ لو اور نہ اتنے کھلے رکھو کہ مفلس ہو جاؤ اپنی جائز دولت کو اصراف بے جا میں مت صرف کرو اور جائز طریقوں سے اس کا استعمال کرو مگر کسی بھی کام کو دکھاوے لیے مت کرو اس میں اللہ کی رضا شامل ہونی چاہیے، فحش کاموں سے اپنے آپ کو دور رکھو اور اللہ نے جو احسانات تم پر کیے ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہے کیونکہ جو دولت ،شہرت اللہ نے آپ کو دی ہے وہ آپ کا استحقاق نہیں وہ تو اللہ کا کرم واحسان ہے وہ جب چاہے اپنے دیے ہوئے عطیات کو چھین بھی سکتا ہے ،اللہ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارو ،اللہ کی دولت وصحت اور شہرت جو اس نے تم کو دی ہے اس میں کسی اور کو شامل نہ کرو اور یہ نہ سمجھوں یہ دولت تو مجھ کو اپنی محنت سے ملی ہے یا فلاں بزرگ کی دعاؤں سے ملی ہے اللہ ان شرکیہ کلمات کو پسند نہیں کرتا ،شرک اور غرور اور تکبر سے بچتے رہو اللہ کے سوا کسی اور کو اس کی دی ہوئی دولت و شہرت وسرت میں شامل نہ کرو اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کر دے گا لیکن شرک اتنی بڑی لعنت ہے وہ اس کو برداشت نہیں کرتا۔

عورتیں بھی اپنے آپ کو صاف ستھری اور بنا سنوار کر رکھیں اور ان سب چیزوں کا استعمال کریں جو اس کے شوہر اور اس کے والدین کو پسند ہوں سجنا سنورنا اور پاک

صاف رہنا اللہ کو بھی پسند ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

ترجمہ: بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس کو نہ بدل ڈالے جو ان کے جی میں ہے۔ (سورۃ رعد/ آیت ۱۱)

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کو بدلنے کا

مولانا ظفر علی خان

کسی بھی کام کی ترقی کے لیے مشن کا ہونا ضروری ہے

کسی قوم کی ترقی کے لیے ایک مشن کا ہونا ضروری ہے اور اس کے بعد اس مشن پر مسلسل جد و جہد کرنا ضروری ہے اگر ہم اپنا مشن طے کر لیں اور بغیر کچھ کیے اس کے اچھے نتیجوں کا انتظار کرتے رہیں تو یہ ہمارا خواب خرگوش ہی ہوگا، کامیابی کے لیے اس مشن پر کام کرنا بھی ضروری ہے جب ہم تن من دھن اس مشن پر لگا دیں گے تو کامیابی ہمارا مقدر ہوگی۔

اس کے لیے میں چار قوموں کی مثالیں پیش کرونگا!

ایک یہودی قوم: انہوں نے SWITZER LAND سیوزرلینڈ میں بیٹھ کر ایک مشن بنایا اور بتایا کہ ہم کو اس ملک میں جا کر بسنا ہے جہاں سے ہم کو کبھی نکالا گیا تھا اور وہ ملک تھا اسرائیل اور وہ قوم تھی یہودی، سب نے اس پر غور اور فکر کیا اور پوری قوم نے طے کیا کہ ہم کو اپنے (HOME LAND) واپس لینا ہے اور جس کے ذمہ جو کام لگایا جائے گا وہ کرے گا اس مشن میں ارب پتی اور لکھپتی کھرپتی لوگ بھی شامل ہوئے اور وہاں سے یرشلم کی طرف کوچ کرنا شروع کیا، اسرائیل میں اس وقت نہ کوئی سڑکیں تھی اور نہ لائٹ تھی اور نہ کوئی پانی انتظام تھا ایسی حالت میں لوگوں نے اپنا رخ اسرائیل کی طرموڑ دیا اور آج ہم دیکھ رہیں کہ وہ دنیا کی بڑی طاقت بن گئے ہیں اور ان کی طاقت کے سامنے امریکہ جیسی سپر پاور بھی جھک گئی، ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا ملک جس کی آبادی کچھ لاکھوں میں ہی ہے اور اس کے سامنے دنیا کے ستاون مسلم ملک بھی مل کر اس کا سامنا نہیں کر پا رہے ہیں کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب فلسطین کے لوگ شہید نہ ہو رہے ہوں اور تمام مسلم ملک اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ آہستہ آہستہ فلسطین کے علاقوں کو تباہ کر کے اپنی شاندار عمارتیں کھڑی کر رہے ہیں اور مسجد اقصیٰ جس کو ہم قبلہ اول مانتے ہیں اس کو بھی تباہ و برباد کرنے پر تلے بیٹھے ہیں زندہ قوموں کو اگر دیکھنا ہے تو اس قوم کو دیکھیں اور سبق حاصل کریں، ہمارے پاس دنیا کی ایک تہائی دولت ہے اور آبادی کے لحاظ سے بھی دنیا کی ایک تہائی آبادی ہے

مگر ہم سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ذلیل ہو رہے ہیں میں تو ایک جملہ کہا کرتا ہوں ”کہ

دنیا کی دولت ہمارے قدموں کے نیچے ہے اور اسرائیل کا جوتا ہمارے سر پر ہے“

جب تک ہم اپنے اندر اتحاد پیدا نہیں کریں گے تب تک ہم اس ذلت کی زندگی سے بچ نہیں سکتے ہم سب کو اپنے اختلافات کو ختم کر دینا چاہیے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ہم کو اپنا الہ کار نہیں بنا سکتی دنیا ہم کو گری ہوئی نظروں سے نہیں دیکھ سکتی بلکہ دنیا میں ہمارا ایک الگ ہی مقام ہوگا، ان شاء اللہ، خدا کرے ہم کو عقل سلیم آجائے۔

ایک مثال اس قوم کی ہے جس کے درمیان ہم رہتے ہیں اس قوم نے اب سے سو سال پہلے ایک مشن بنایا اور اس پر مسلسل گروس روٹ لیول پر کام کیا انہوں نے کسانوں پر کام کیا اور کسان سنگھ بنا دیا، مزدوروں پر کام کیا اور مزدور سنگھ بنا دیا عورتوں پر کام کیا اور عورتوں کا سنگھ بنا دیا اور طلبہ پر کام کیا اور اکھل بھارتی وڈیارتھی سنگھ بنا دیا اس کے علاوہ بہت سے دھارمک سنگھٹن بنائے جیسے بجرنگ دل، وشو ہند پریشد، وغیرہ سنگھٹن بنا کر اپنا ایک لیڈر بنا دیا جس کے حکم پر یہ سب تنظیمیں کام کرتی ہیں ان سب تنظیموں نے اپنے پیسوں سے اپنے دلوں کے خرچ اٹھائے اور وہ دل راشٹریہ سویم سیوک سنگ کہلایا، انہوں نے ایک LEADERSHIP کو مانا جس کی وجہ سے

آج یہ دل اپنے آخری مرحلے STAGE پر پہنچ گیا اور اس نے دیش کے ایک بڑے گروہ کو اپنے رنگ میں رنگ لیا جس کی وجہ سے وہ اپنے مشن کے بہت قریب آگیا۔

ہر مشن کو کامیاب کرنے کے لیے ایک ایماندار لیڈر شپ کی ضرورت ہوتی ہے

دوسری مثال: ہماری قوم کی ہے ہم نے آزادی کے بعد قوم کو کوئی ایک کامیاب لیڈر نہیں دے سکے جس کی آواز پر ہم اکٹھے ہوسکیں، ہم اپنے ادارے قائم نہ کر سکے، جس کی وجہ ہم تعلیم میں پیچھے ہوتے چلے گئے، اپنی لڑکیوں کے لیے الگ ادارے نہیں کھول سکے اگر اتفاق سے کچھ لوگوں نے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کی تو ان کو آگے بڑھانے والے اور امداد کرنے والے لوگ پیدا نہیں ہوئے بلکہ ان کے راستوں میں روڑے اٹکانے والے بہت لوگ پیدا ہو گئے۔

اس قوم کو جگانے کے لیے اور آگے بڑھانے کے لیے قرآن شریف میں جو آیت نازل ہوئی وہ ”سورہ اقراء“ ہی تھی اس کا مطلب ہے کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھ کو پیدا کیا اور قلم کے ذریعہ علم سیکھنے کی تعلیم دی، مگر اس قلم کو ہم نے ایک طرف اٹھا کر رکھ دیا، قلم سے واستہ نہ رکھنے کی وجہ سے ہی آج دنیا میں ہم ایک پچھڑی ہوئی قوم

بن کر رہ گئے جب تک ہم قلم کو نہیں پکڑیں گے تب تک ہماری کامیابی ممکن نہیں۔

تیسری مثال: جرمنی کی ہے یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد بالکل تباہ ہو گیا تھا اور ان کا تہائی حصہ اس جنگ میں ان سے کٹ گیا تھا لیکن اس قوم نے سائنس کے میدان اس قدر ترقی کی کہ وہ آج پہلے سے بھی زیادہ ترقی یافتہ ملک بن کر تیار ہو گیا ہے یہ طریقہ جس کے ذریعہ ان قوموں میں ترقی حاصل کی اس کو ایک لفظ REPLANING کہا جاسکتا ہے جو قومیں ناکامی کے بعد مایوسی میں مبتلا ہو جاتیں ہیں اس کے حصہ میں ناکامیوں کے سوا کچھ نہیں آتا اور اس کی مثال ہماری قوم خود ہے۔

چوتھی مثال: جاپان کی ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے دو شہروں کو امریکہ نے نیست و نابود کر دیا تھا۔

اس سلسلہ میں ایک جاپانی سے بات ہوئی اور اس سے از راہ ہمدردی کہا گیا کہ امریکہ نے آپ کے دو شہروں کو تباہ و برباد کر دیا اس نے آپ پر بہت ظلم کیا اس جاپانی کے جواب سے آپ کو تعجب ہوگا، اس کا جواب تھا یہ تو ہمارے لیے رحمت ثابت ہوا ہمارے یہ شہر پرانے ڈھنگ پر چھوٹی چھوٹی گلیوں میں بسے ہوئے تھے سڑکیں بہت تنگ تھیں ہم نے ان کو جدید ڈھنگ سے تیار کیا اور ہم کو ترقی کرنے کے نئے نئے طریقے حاصل ہوئے اور آج ہم ایک ترقی یافتہ ملک میں شمار ہوتے ہیں یہ ہے مثبت POSITIVE THINKING کے فائدے اس لیے اگر ہم اپنی سوچ کو

پوزیٹو رکھیں گے تو ہم کو ترقی کے نئے نئے راستہ حاصل ہو جائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ

ترجمہ: اور چیز انسان کو نفع پہنچانے والی ہے وہ زمین پر ٹھہر جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔ (سورہ رعد رعد/ آیت ۱۷)

دنیا میں وہی قومیں عروج کرتی ہیں جو دوسروں کے لیے نفع بخش ہوں جب وہ قوم نفع بخشی سے دور ہو جاتی ہے تو اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے آج ہماری قوم فائدہ پہنچانا تو دور کی بات ہے دوسروں کے لیے مسئلہ بنی ہوئی ہے جو قوم آج دوسروں کو نفع پہنچا رہی ہیں وہی عروج پا رہی ہیں انہیں قوموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جب تک ہم اور ہماری قوم کے نام نہاد سرپرست اس قرآن کے دیے ہوئے سبق پر عمل نہیں کریں گے تب تک ہماری قوم انہیں تباہیوں میں مبتلا رہے گی آج ہم خودغرض ہو گئے ہیں اور اپنے اپنے بچوں تک ہی محدود ہو کر رہ گئے ہیں قوم کس گڑھے میں جا رہی ہے اس کا ہم کو کوئی احساس نہیں ہے آج ہم صرف اتنا ہی سوچ رہے ہیں کہ ہم اچھا کھا رہے ہیں اچھا پہن رہے ہیں، ہم کو دوسروں سے کیا لینا دینا اتنا ہی نہیں آج ہمارا دھیان اپنے بچوں کی پڑھائی پر بھی نہیں ہے یہ سوچ رہے ہیں کہ جس طرح ہم اپنا

گذارا کر رہے ہیں ایسے ہی ہمارے بچے بھی گزارا کر لیں گے بچوں کو تعلیم دلا کر ہم کیا
کریں گے آج ہمارے بچے کما کر لا رہے ہیں اور ہمارا گزر بسر اچھا چل رہا ہے پوری
قوم سے ہم کو کیا لینا دینا اسی لیے آج ہم اپنے ادارے بھی نہیں کھول رہے ہیں کیونکہ ہم
کو ان سے کوئی فائدہ نہیں دکھائی دیتا اگر ہم میں سے کچھ لوگ اپنے بچوں کو اسکولوں
میں داخل کرتے بھی ہیں تو وہاں پر بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کو فیس نہ دینی پڑے
بچوں کی ڈریس نہ بنانی پڑے، بچوں کی کتابیں بھی ہم کو مفت میں مل جائیں تو زیادہ
اچھا ہے کیونکہ تعلیم کی اہمیت کو ہم کو بالکل احساس نہیں ہے ہماری قوم یہ سوچتی ہے کہ
جب دوسروں کے چلائے جا رہے ادارے ہیں پھر ہم کو اپنے ادارے کھولنے سے کیا
فائدہ مگر ان کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ ہم اپنے بچوں کو دوسرے ادارے میں
بھیج کر اپنا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں کچھ لوگ تو حوصلہ شکنی کرتے دکھائی دیتے ہیں، جو
قوم بیساکھیوں کے ذریعہ چلنے کا من بنا لیتی ہے اپنی ٹانگوں پر چلنا ہی نہیں چاہتی اس
کی آنے والی نسلیں تو بالکل ہی معذور ہو جائیں گی اور وہ بیساکھیوں پر چلنے کے بھی قابل
نہیں رہیں گی، لڑکیوں کی تعلیم سے تو بالکل ہی ہم نے آنکھیں بند کر لیں اگر کچھ لڑکیاں
ہمت کر رہی ہیں وہ دوسروں کے ادارے میں تعلیم پا رہی ہیں ان کے نتیجے ہم دیکھ
رہے ہیں اور آگے جا کر اور زیادہ سنگین نتیجوں سے دو چار ہونا پڑے گا، آنکھیں کھولیے
اور ابھی سے ان خطرناک انجام سے بچنے کی کوشش کیجیے، ذہنوں سے تصب کی

دیواروں کو توڑ دیجیے اور صاف ذہنوں سے اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام کیجیے اس سے
پہلے کہ بہت دیر ہو جائے اور ہم کو کوئی راستہ بھی نہ دکھائی دے دوسروں کو بھی یہ سبق
پڑھاتے ہیں کہ ہم کو نوکری تو لگے گی نہیں ہم بچوں کو پڑھا کر کیا کریں گے تعلیم سے
صرف نوکری حاصل کرنا ہی ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیے تعلیم ہمارے مستقبل کی روشنی ہے
تعلیم کے بعد ہم ایک اچھی قوم کی تعمیر کر سکے گیں جس سے ہم کو اپنے اچھا اور برا
ہونے کی تمیز پیدا ہوگی ہم کو ایسے نمائندوں کو حکومت میں بھیجنے کی صلاحیت پیدا ہوگی جو
کہ قوم کے لیے کچھ کر سکیں نہ کہ دوسروں کے غلام بن کر ودھان سبھا اور لوک سبھا
میں جا کر بیٹھ جائیں اور جیسے ان کے آقا ان کو حکم دیں وہ اس پر عمل کر سکیں اپنے
حقوق کے بارے میں کوئی آواز نہ اٹھا سکیں آپ اس پارٹی کو چن تے ہیں جو آپ کو
سرکار تک تو پہنچا دے لیکن قوم کے لیے کچھ نہ کر سکے، آج تو یہ حال ہو گیا ہے کہ کوئی بھی
پارٹی اپنے دستور یا تقریر میں مسلمانوں کا نام لینے سے بھی ڈرتے ہیں مگر پھر بھی ہم ان
کے پچھ لگو بنے پھرتے ہیں انہیں کے جھنڈے اٹھائے پھرتے ہیں ان سے مطالبہ
نہیں کرتے کہ ہماری قوم کے جو حقوق دستور ہند میں دیے گئے ہیں ان پر عمل کرائیں
ہمارے حقوق ہم کو دلوائیں ہم کو پارٹی کے ٹکٹ کی ضرورت نہیں ہے آپ ہم کو ہمارے
جائز حقوق کے لیے آواز اٹھائیں، الیکشنوں میں ہم اپنا وقت اور پیسہ ضائع کرنے کے
بجائے اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم میں لگا دیں جہاں لڑکوں کی تعلیم کی ضرورت

ہے وہیں لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر دھیان دینے کی ضرورت ہے اور اگر ہم لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ دیں گے تو دو خاندانوں کی زندگی سنور جائے گی ایک اپنے گھر کی دوسرے اپنے سسرال کی آج ہم کو عصری تعلیم کی بھی ضرورت ہے اتنی ہی دینی تعلیم کی شدید ضرورت ہے اس سے ہماری دین و دنیا دونوں سنور جائیں گے۔

اس مضمون کے آخر میں میں آپ سب سے التجا کروں گا کہ بچوں کے ہاتھوں میں موبائل نہ دیں جب وہ سمجھ اور شعور کی عمر کو پہنچ جائیں تب ہی ان کے ہاتھوں میں موبائل دیں آج ہم نے ان کے ہاتھوں کھلونا دیدیا آج سب سے زیادہ بگاڑ ہمارے بچوں میں موبائل ہی ذریعہ سے آرہا ہے۔

گھروں میں اردو یا ہندی کی دینی کتابیں لاکر رکھیں اور ہوسکے ترجمے والا قرآن بھی ہونا چاہیے کم سے کم آدھا گھنٹہ ایسا مقرر کرلیں کہ گھر کے سب لوگ بیٹھ کر سنے اور سمجھیں اپنے بچوں کو اردو ضرور پڑھائیں نمازیں ترجمہ کے ساتھ یاد کرائیں اس سے ہم کو یہ معلوم ہو کہ ہم نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں وہ مطلب بھی سمجھیں دعائیں سن سن کر ہم بس آمین آمین نہ کرتے رہیں اللہ سے جو مانگ رہے ہیں اس کا بھی ہم کو علم ہونا چاہیے۔

دین کو پوری طرح سمجھیں اور پوری انسانیت کے لیے فائدہ مند بنیں اللہ مسلمانوں کا ہی نہیں ہے وہ تو رب العالمین ہے اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے اس لیے ہم پورے عالم کے لیے رحمت بنے نہ کہ زحمت۔

وقولوا الناس حسنا ،لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آو دشمن کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک کرو تم دیکھو گے کہ وہ تمہارا دوست بن جائے گا اپنے کردار کو بہتر سے بہتر بناو

جو قوم صاحب کردار ہوتی ہیں
اقلیت میں رہتے ہوئے بھی سردار ہوتی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ، یہ یاد دہانی ہے یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے۔ (سورہ ہود ۱۱/ آیت ۱۱۴)

ایمان لانے کے بعد سب سے پہلے نماز کا اہتمام ضروری ہے یہ حکم حضور ﷺ پر معراج سے پہلے اترا معراج میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نماز فرض کردی اسلیے ایمان لانے بعد سب سے پہلے نماز کا ہی حکم ہے اس کے علاوہ بھی نماز کے درمیان نماز پڑھنے کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے یعنی تہجد کی نماز کیونکہ اس وقت

اللہ کا اور بندے کا ڈائریکٹ (DIRECT) رابطہ ہوتا ہے اس وقت کی نماز کے بہت سارے فائدے ہیں اس وقت بندے کو کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا اس وقت اللہ اور بندے کا ڈائریکٹ (براہ راست) تعلق ہوتا ہے اس وقت رو کر گڑ گڑا کر اللہ سے جو بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے اللہ سے اسوقت جو بھی مانگا جاتا ہے وہ ضرور قبول ہوتا ہے ہمنے کتنے ہی بڑے گناہ کیے ہوں جب اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو سب اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اس کے علاوہ ہر نماز میں بندے کو اپنے گناہ کی معافی مانگنی چاہیے اور کوئی گناہ سرزد نہ ہو ان سے بچنے کی توفیق مانگنی چاہیے اللہ غفور رحیم ہے وہ سب معاف کر دے گا، اللہ ہم کو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝

ترجمہ: کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ (سورہ ابراہیم ۱۴/آیت ۷)

اگر تم دنیا میں اللہ والے بن کر رہو اور اللہ کی باتوں کی چرچا کرو تو تمام چیزیں

تمہارا ساتھ دیں گی سب قوموں کے درمیان تمہارا رعب ہوگا، تمہارے دشمنوں کو زیر کر دیگا ہم کو ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جتنا ہم اللہ کا ذکر و شکر کریں گے اتنا ہی اللہ ہمکو برکتوں سے نوازے گا اور اگر ہم اللہ کی نعمتوں سے روگردانی کریں گے تو وہ ہم سے ان نعمتوں کو چھین لے گا اور ہم کو بہت سے عذابوں میں مبتلا کر دے گا پھر ہم دعائیں بھی مانگے تو وہ قبول نہ ہوں گی اس لیے ہم کو اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جب آدمی اپنے پورے دل و دماغ اور اخلاص کے ساتھ نماز کو ادا کرتا ہے تو وہ اللہ کا ولی بن جاتا ہے اور اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ کے نیک بندوں میں اسکا نام لکھ لیا جاتا ہے کیونکہ وہ سب حرام چیزوں سے بچتا ہے، حلال روزی کو وہ اپنے حلق کے نیچے اتارتا ہے وہ اپنی نظر، کان اور ناک اور جسم کے ہر اعضا کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر چلائے جیسا کہ ہم نماز میں سیدھے راستہ پر چلنے کی دعا کرتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا

تَفۡضِیۡلًا ۝

ترجمہ: اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا اور ہم نے ان کو اپنی بہت سے مخلوقات پر فوقیت دی۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۱۷/ آیت ۷۰)

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مخلوقات پر فوقیت دی اور وہ عقل جب دوسری مخلوقات کو کھانا پینا ان کی حفاظت کرنا اور بچے پیدا کرنا کی صلاحیت دی ہے مگر انسان کو ان سب کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت دی ہے انسان کو اپنی عقل کی وجہ سے اپنے سے سینکڑوں گنا حیوانوں کو قابو میں رکھنے کی قوت و عقل دی ہے۔

چاند تارے سورج سب بے شعور مخلوق ہیں جب کہ انسان شعور اور ارادہ کے مالک ہے دنیا کی سب چیزوں کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور ان کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرسکتا ہے انسان دریاؤں کے رخ کو اپنی مرضی کے مطابق بدل سکتا ہے اور بڑے بڑے ڈیم بنا کر بجلی تیار کرلیتا ہے اور زمین کی سینچائی کے لیے استعمال کرلیتا ہے بارش زمین کے چشموں سے اس کو پانی دیا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے دنیا میں عجیب وغریب اسباب پیدا کیے ہیں، اللہ نے اس کے اندر اتنے اجزا اور بیکٹیریا پیدا کیے ہیں جن سے پیڑ پودھے پرورش پاتے ہیں اور جب ان میں پتیاں پیدا ہوجاتی ہیں وہ سورج کی روشنی میں کام میں لاتے ہیں اور PHOTO

SYNTHESIS کے ذریعہ ہمارے لیے طرح طرح کی سبزیاں اور پھل پیدا کرتے ہیں، ہوا سے پیڑ پودھے اور ہم سانس لیتے ہیں اور پیڑ پودھے ہمارے ذریعہ فضا میں جو کاربن ڈائی آکسائڈ بنتی ہے اس کو لے لیتے ہیں اور ہماری زندگی کے لیے اوکسیجن گیس بناتے ہیں سورج کی روشنی اور زمین سے طاقت لے کر جہاں ہمارے لیے سبزی اور پھل پیدا کرتے ہیں وہیں جانوروں کے لیے گھاس پیدا کرتے ہیں جس کو کھا کر جانور ہم کو گوشت اور قیمتی چیز دیتے ہیں، شہد کی مکھیاں میلوں کی دوری سے پھولوں کا رس چوس کر ہمارے لیے شہد تیار کرتی ہیں جو کہ ہمارے لیے غذ کا کام بھی کرتا ہے اور بہت سی دوائیوں میں بھی کام آتا ہے اور POLARISATION کے ذریعہ پیداوار میں بھی اضافہ کرتی ہیں، سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا جس کی وجہ سے ہم اپنی کھیتیوں کو بھی ہر بھرا رکھتے ہیں اور اپنی پیاس بھی بجھاتے ہیں اگر پانی اور ہوا نہ ہوتو ہمارا اس دنیا میں رہنا ناممکن ہوجاتا ہمارے جسم میں بھی تقریباً ساٹھ سے ستر فیصد تک پانی ہوتا ہے ان سب دولتوں کے ملنے کے بعد بھی ہم اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے جس کا اس کو حق ہے دنیا کی سب مخلوق وہی کام کرتی ہے جس کا اس کو حکم دیا ہے مگر انسان ہی وہ مخلوق ہے جو اپنی عقل سے بھی بہت کام کرتا ہے مگر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الَّذی أَحسَنَ كُلَّ شَیءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلقَ الإِنسانِ مِن طينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسلَهُ مِن سُلالَةٍ مِن ماءٍ مَهينٍ ۝ ثُمَّ سَوّاهُ وَنَفَخَ فيهِ مِن روحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمعَ وَالأَبصارَ وَالأَفئِدَةَ ۚ قَليلًا ما تَشكُرونَ ۝

ترجمہ: اس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی، اور اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی، پھر اس کی نسل حقیر پانی کے خلاصہ سے چلائی، پھر اس کے اعضاء درست کیے، اور اس میں اپنی روح پھونکی، تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔ (سورہ سجدہ ۳۲/۷-۹)

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لا تَتَّبِعوا خُطُواتِ الشَّيطانِ ۚ وَمَن يَتَّبِع خُطُواتِ الشَّيطانِ فَإِنَّهُ يَأمُرُ بِالفَحشاءِ وَالمُنكَرِ ۚ وَلَولا فَضلُ اللَّهِ عَلَيكُم وَرَحمَتُهُ ما زَكىٰ مِنكُم مِن أَحَدٍ أَبَدًا وَلٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكّي مَن يَشاءُ ۗ وَاللَّهُ سَميعٌ عَليمٌ ۝

ترجمہ: اے ایمان والوں تم شیطان کے قدموں پر نہ چلو، اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو وہ اس کو بے حیائی اور بدی ہی کے کام کرنے کو کہے گا، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہوسکتا، لیکن اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (سورۃ نور/آیت ۲۱)

شیطان کے قدموں پر چلنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شیطان کے وسوسوں پر چلنے لگے اپنے مخالف کے متعلق جب دماغ میں منفی خیالات پیدا ہوتے ہیں اصل میں یہ بھی شیطانی وسوسے ہوتے ہیں اگر منفی خیال دل میں پیدا ہونے لگے تو ان کو وہیں کچل دینا چاہیے، دوسروں کے خلاف کوئی دوسری تحریک چلانا بھی ایک شیطانی عمل ہے، اللہ سے اگر دل سے توبہ کرلے تو اسکو اس گناہ کو بھی معاف کر دیتا ہے، کسی کے خلاف بدنامی کا جھنڈا بھی اٹھانا ایک بہت بڑا گناہ ہے اس عمل سے بچتے رہنا چاہیے۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لا تَدخُلوا بُيوتًا غَيرَ بُيوتِكُم حَتّىٰ تَستَأنِسوا وَتُسَلِّموا عَلىٰ أَهلِها ۚ ذٰلِكُم خَيرٌ لَكُم لَعَلَّكُم تَذَكَّرونَ ۝ فَإِن لَم تَجِدوا فيها أَحَدًا فَلا تَدخُلوها حَتّىٰ يُؤذَنَ لَكُم ۖ وَإِن قيلَ لَكُمُ ارجِعوا فَارجِعوا ۖ هُوَ أَزكىٰ لَكُم ۚ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٌ ○ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ أَن تَدۡخُلُوا بُيُوتًا غَيۡرَ مَسۡكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمۡ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُونَ وَمَا تَكۡتُمُونَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوں جب تک اجازت حاصل نہ کرلو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم یاد رکھو، پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو جب تک تم کو اجازت نہ دے دی جائے، اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو تم لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو، تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم ان گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی نہ رہتا ہو، ان میں تمہارے فائدہ کی کوئی چیز ہو، اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ (سورۃ نور ۲۴/ آیت ۲۷-۲۹)

اجتماعی زندگی میں ایک دوسرے سے ملاقات کی ضرورت پیش آتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ تم بغیر اطلاع کے گھر میں داخل ہو جاؤ یہ طریقہ اچھا نہیں ہے، اور ملاقات کے آداب کے خلاف ہے بہتر تو یہ ہے کہ اس کے گھر پہنچ نے سے پہلے ہی اطلاع دے دی جائے اور ملاقات کا وقت متعین کرلیا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَا يَأۡتَلِ أُولُو الۡفَضۡلِ مِنكُمۡ وَالسَّعَةِ أَن يُؤۡتُوا أُولِي الۡقُرۡبَىٰ وَالۡمَسَاكِينَ وَالۡمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ وَلۡيَعۡفُوا وَلۡيَصۡفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

ترجمہ: اور تم میں سے جو لوگ فضل والے اور وسعت والے ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے، اور چاہیے کہ وہ ان کو معاف کردیں اور درگزر کریں، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ نور/ آیت ۲۲)

اگر کسی وجہ سے جس کی ہم مدد کررہے ہیں اس سے کوئی شکایت پیدا ہو جائے تو اسکی امداد بند نہ کرو، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری مدد بند کردے مومن کی نظر میں سب سے زیادہ اہمیت خدا کے حکم کی ہے خدا کے حکم کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دے۔

کسی کے خلاف کوئی تہمت لگانا بھی بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ اس پر دنیا میں بھی لعنت بھیجتا ہے اور آخرت میں تو اس کو اس کے کیے کی سزا ملنے والی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ

اتۡلُ مَا أُوحِيَ إِلَيۡكَ مِنَ الۡكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ

تَنھیٰ عَنِ الفَحشاءِ وَالمُنکَرِ وَلَذِکرُ اللّٰہِ أَکبَرُ وَاللّٰہُ یَعلَمُ ما تَصنَعونَ ۝

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برے کام سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (سورہ عنکبوت/ آیت ۴۵)

نماز میں یہ تاثیر ہے کہ جب ہم نماز کو خشوع اور خضوع اور اخلاص کے ساتھ پڑھیں گے تو ایسی نماز ہم کو ہر برائی اور ہر برے کام سے روک دے گی اس طرح جب نماز کا دھیان ہمارے دماغ میں ہر وقت رہے گا تو ہر برائی سے ہم دور ہو جائیں گے ہر آدمی حقیقت میں خدا کے آگے سجدہ کرنے والا ہو تو اس کے اندر ذمہ داری اور تواضع کا احساس سے جو کردار پیدا ہوتا ہے تو آدمی اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے اور اللہ کی روکی ہوئی چیزوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

یا أَیُّھَا الَّذینَ آمَنوا اتَّقوا اللّٰہَ وَقولوا قَولًا سَدیدًا ۝

ترجمہ: اے یمان والوں، اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ (سورہ احزاب ۳۳/ آیت ۷۰)

ایک بار آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آیا آپ ﷺ نے اس کو لوگوں کے درمیان

تقسیم کیا اس کے انصار میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا خدا کی قسم محمد ﷺ نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر نہیں چاہا ہے سدید کلام وہ ہے کہ جو حقیقت کے عین مطابق ہو جو واقعہ کے تجزیہ پر مبنی ہو، جو ٹھوس دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے، اس کے برعکس غیر سدید کلام وہ ہے جس میں حقیقت کی رعایت شامل نہ ہو جس کی بنیاد ظن و گمان پر ہو، جس کی حیثیت محض رائے ظنی کی ہو نہ کہ حقیقت واقعہ کی، پہلا کلام مومنانہ کلام ہے اور دوسرا کلام منفقانہ کلام ہے۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

أَوَلَم یَرَ الإِنسانُ أَنّا خَلَقناہُ مِن نُطفَةٍ فَإِذا ھُوَ خَصیمٌ مُبینٌ ۝ وَضَرَبَ لَنا مَثَلًا وَنَسِیَ خَلقَهُ قالَ مَن یُحیِی العِظامَ وَھِیَ رَمیمٌ ۝ قُل یُحییھَا الَّذی أَنشَأَھا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَھُوَ بِکُلِّ خَلقٍ عَلیمٌ ۝ الَّذی جَعَلَ لَکُم مِنَ الشَّجَرِ الأَخضَرِ نارًا فَإِذا أَنتُم مِنہُ توقِدونَ ۝ أَوَلَیسَ الَّذی خَلَقَ السَّماواتِ وَالأَرضَ بِقادِرٍ عَلیٰ أَن یَخلُقَ مِثلَھُم بَلیٰ وَھُوَ الخَلّاقُ العَلیمُ ۝ إِنَّما أَمرُہُ إِذا أَرادَ شَیئًا أَن یَقولَ لَہُ کُن فَیَکونُ ۝ فَسُبحانَ الَّذی بِیَدِہِ مَلَکوتُ کُلِّ شَیءٍ وَإِلَیہِ تُرجَعونَ ۝

ترجمہ: کیا نہیں دیکھا انسان نے کہ ہم نے اس کو ایک بوند سے پیدا کیا، پھر وہ صریح جھگڑالو بن گیا اور وہ ہم پر مثال چسپاں کرتا ہے اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا وہ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں، کہو، ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے انکو پہلے مرتبہ پیدا کیا اور وہ سب طرح پیدا کرنا جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پید کردی، پھر تم اس سے آگ جلاتے ہو، کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسوں کو پھر پیدا کردے، ہاں وہ قادر ہے اور وہی ہے اصل پیدا کرنے والا، جاننے والا اس کا معاملہ تو بس یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے بس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ (سورہ یٰس ۳۶ آیت ۷۷-۸۳)

دنیا میں انسان کے آنے کی ابتدا آدمؑ سے ہوئی اللہ تعالیٰ نے انسان کو آدمؑ کی ابتدا معلوم نہیں کتنے ہزار سال پہلے کی تھی اللہ تعالیٰ نے مٹی کے خمیر سے ایک پتلا بنایا اور پھر اس نے فرشتوں کو بلایا جو کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی پہلی تخلیق تھی انسان سے پہلے اس دنیا میں جنات کو پیدا کیا گیا تھا ان کی پیدائش آگ سے ہوئی تھی اس دنیا کی تخلیق واللہ اعلم (اللہ بہتر جانتے ہیں) اللہ نے انسان کا مٹی سے پتلا بنانے کے بعد اپنی پوری مخلوق کو اکٹھا کیا اس میں اس کی اس تخلیق سے پہلی تخلیق ابلیس کو بھی بلایا اور پھر اس مٹی کے

پتلے میں اپنی روح ڈالی اور تمام مخلوق کو کہا کہ اس انسان کو سجدہ کرے سب نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور سجدے میں پڑ گئے مگر ابلیس نے حکم عدولی کی اور کہا کہ مجھ کو تو آگ سے بنایا گیا اور اس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے یہ سن کر ابلیس اللہ کے غضب کا مرتکب ہوا اور اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا اس سزا میں اللہ تعالیٰ نے اس کو راندہ درگاہ کردیا مگر ابلیس نے ایک اجازت اللہ سے مانگ لی کہ میں تیرے بندوں کو تیرے بتائے ہوئے راستہ سے ہٹاؤں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے جو نیک بندے ہوں گے وہ تیرے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلیں گے اور میرے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے اس دنیا سے گزر جائیں گے ان کا جسم تو مٹی میں مل جائے گا مگر روح میرے دربار میں پیش ہونے کے لیے پہنچ جائے گی اسی مٹی سے اس کو اٹھا کر میں کھڑا کردوں گا۔

وہ ہر چیز پر قادر ہے جس طرح ایک منی کے قطرہ سے ماں کے پیٹ میں مختلف مراحل سے گزار کر نو مہینے میں اس کو پورا انسان کا ماڈل بنا کر اس دنیا میں لے آتا ہے اسی طرح وہ مٹی کے ذرہ سے پھر دوبارہ اس کو اس کی پرانی شکل میں انسان بنا کر کھڑا کردے گا یہ کام اس کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے وہ کہتا ہے کن فیکون وہ ہوجاتا ہے اس کو کسی نے نہیں دیکھا مگر وہ ہر مخلوق ہر وقت دیکھتا رہتا ہے وہ تو ایک چیونٹی کی سرگوشیوں کو بھی سن لیتا ہے (سورہ نمل) وہ قادر مطلق ہے وہ مشکل کشا ہے وہ مسبب

الاسباب ہے جب کوئی اس سے مانگتا ہے وہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا اس کی جھولی کو بھر دیتا ہے شرط ہے کہ اس میں شرک نہ ہو اس میں دکھاوا نہ ہو اخلاص کے ساتھ مانگی گئی ہو، جب ہماری دعائیں ان سب کا مرکب ہوں گی تو ان کے پورا ہونے میں اللہ تعالیٰ دیر نہیں لگاتا وہ مانگی ہوئی دعاؤں کو قبول کرلیتا ہے ہم اللہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ برائیوں سے بچتے رہیں گے،اور تیرے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہیں گے اگر غلطی سے پھر کوئی غلطی ہوگی تو توبہ کرں گا اور تجھ سے رجوع کروں گا۔

دعائیں بھی صرف عزائم کی ساتھ دیتی ہیں
دوائے درد بھی ڈھونڈو فقط دعا نہ کرو

اقبال عظیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں بے شک میں قصوروار ہوں۔(سورہ انبیاء /آیت ۸۷)

اگر کسی بندے سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس کو صرف اللہ سے ہی معافی مانگنی چاہیے کیونکہ اللہ ہی سب کا پالن ہار ہے اور سب کی غلطیوں کو معاف کردیتا ہے بے شک

اللہ سب کی غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے آدمی کو اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ سے رجوع کرلینا چاہیے وہ غفور رحیم ہے بخشنے والا ہے جب آدنی نادم ہو کر اس کے دربار میں پہنچ جاتا ہے تو وہ بڑے سے بڑے گناہ کو بھی معاف کردیتا ہے اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے کوئی بھی آدمی جب اللہ سے گڑگڑا کر آنسو بہادیتا ہے وہ تو معاف کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے اور معاف کردیتا ہے اور شیطان انسان کو بہکا نے کے لیے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کو معاف کرنے کے لیے تیار رہتا ہے اللہ تو چاہتے ہے کہ انسان گناہ کرکے میرے دربار میں آکر معافی مانگ لے میں اس کو معاف کردیتا ہوں۔

حضرت یونسؑ کو عراق کی ایک قوم پر توحید کی دعوت دینے کے لیے بھیجا گیا تھا مگر قوم کو ایک مدت تک سمجھانے کے بعد بھی توحید کی دعوت کو قبول کرنے لیے تیار نہ ہوئی تو حضرت یونسؑ اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم آنے سے پہلے ہی وہاں سے ہجرت کر گئے تو انکو اللہ کی طرف سے سزادی گئی وہ ایک دریا میں ڈوب گئے اور ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا مچھلی ان کو پیٹ میں لیے رہی اور ان کو ایک کنارے پر ڈال دیا اس بنا پر حضرت یونس کو یہ سزادی گئی اور مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ نے یہ دعا پڑھی (لاالہ الا انت سبحانك انی كنت من الظلمین)اور اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور اللہ اس قوم کو ہدایت دیدی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادعونی أَستَجِب لَکُم ۚ

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری درخواس کو قبول کروں گا۔ (سورہ غافر/ آیت ۶۰)

جب کوئی اللہ کے دربار میں اپنے گناہوں سے شرمندہ ہو کر حاضر ہوتا ہے تو اللہ کو اس پر رحم آجاتا کیونکہ وہ تو غفور رحیم ہے اور انسان کی بڑی سے بڑی غلطی کو بھی معاف کر دیتا ہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان اپنے گناہوں پر نادم ہو اور اس کے سامنے آنسو بہائے اور وہ اس پر رحم نہ کرے اس کی رحمت زور مار دیتی ہے اور وہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے نامہ اعمال سے وہ گناہ ہٹا دیے جاتے ہیں اور اخرت میں ان کے سامنے نہیں رکھا جائے گا کیونکہ اللہ نعوذ باللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اگر بندہ اپنے اخری وقت میں بھی سچے دل سے توبہ کر لیتا ہے تو وہ اس کو معاف کر دیتا ہے اللہ کا وعدہ برحق ہے جو دنیا کی زندگی ہم کو دھوکہ میں نہ ڈالے اور وہ شیطان مردود جس نے خدا کو چیلنج کیا تھا اس کے جال سے بچ کر رہے وہ تو ہمارا دشمن ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستوں سے ہٹ جائیں اور دوزخ رسید کر دیے جائیں ہم کو شیطان کی چالوں سے اپنے آپ کو اور دوسرے انسانوں کو بچانا ہے ہم کو شیطان کے جال سے

بچتے رہنا چاہیے، وہ برے کاموں اور بری چیزوں کو دنیوی نعمت بنا کر دکھاتا ہے یہ ہی اس کا مشن ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے ناپاک ارادہ سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں ،اور جنت کے مستحق ہو جائیں ہر آدمی کو اللہ نے سوچنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے اگر وہ اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے گا تو اسکی دین و دنیا درست ہو جائے گی اس کے بر عکس اپنی سوچ کا استعمال کرے گا تو اس کے نتیجے بھی اس کے برعکس پائے گا اور اگر ہم اپنی سوچ کا پاکیزہ رکھیں گے تو اللہ اس کے نتیجے بھی بہتر سے بہتر عطا فرمائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاللّٰهُ خَلَقَكُم مِن تُرابٍ ثُمَّ مِن نُطفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُم أَزواجًا ۚ وَما تَحمِلُ مِن أُنثىٰ وَلا تَضَعُ إِلّا بِعِلمِهِ ۚ وَما يُعَمَّرُ مِن مُعَمَّرٍ وَلا يُنقَصُ مِن عُمُرِهِ إِلّا في كِتابٍ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسيرٌ ۝

ترجمہ: اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر پانی کی بوند سے، پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا، اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کوئی عمر والا بڑی عمر پاتا ہے اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر وہ ایک کتاب میں درج ہے ،بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔ (سورہ فاطر ۳۵/ آیت ۱۱)

پہلا انسان مٹی میں پائے جانے والے اجزا سے بنایا پھر خدا نے ایک بوند کی شکل میں ماں کے رحم میں رکھ دیا پھر انسانوں کی جوڑے کی شکل میں عورت اور مرد بنادیا یہ واقعہ اللہ کی بے پناہ قدرت کو بتاتا ہے پھر اللہ نے بچہ کی پرورش کے جو اسباب چاہیے تھے ان سب کو ماں کے پیٹ میں ہی پیدا کر دیے اور نو ماہ تک بچہ کو مختلف مراحل سے گزار کر ایک انسانی شکل دے کر ماں کے پیٹ سے نکالا، پیدا ہونے کے بعد پھرا س کی غذا کا انتظام ماں کی دودھ کی شکل میں پیدا کر دیا۔

یہی معاملہ عمر کا ہے کوئی آدمی اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنی عمر کو گھٹا سکے یا بڑھا سکے کسی کو لمبی عمر دیدیتا ہے اور کسی کو پیدا ہوتے ہی اٹھالیتا ہے یہ اس کی قدرت کے کرشمے ہیں جس میں کسی کا کوئی دخل نہیں۔

یہی معاملہ دن بدن رات اور موسموں کا ہے اس نے چاند سورج اور زمین کو مسخر کیا ہوا ہے جن سے رات دن اور موسم بدلتے رہتے ہیں رات کو آرام کے لیے بنایا اور دن کو محنت ومشقت کے لیے بنایا جس میں وہ اپنی روزی پیدا کر سکے اور موسموں کی تبدیلی سے ہم موسم کے حساب سے اپنے لیے فصلیں پیدا کر سکیں جس چیز کی اس موسم میں ضرورت ہوتی ہے وہی چیز اس موسم میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اسی طرح وہ زمین پر ایک خاص توازن بنا کر رکھتا ہے وہ جب بھی چاہے وہ اس دنیا کو دھرم بھرم کر سکتا ہے اور وہ دن برحق ہے اگر سورج اپنے موجود فاصلہ کو کم کر دے تو دنیا جل کر خاک ہو جائے

اور اس فاصلہ کو ذرا سے بڑھا دے تو پوری دنیا برف کا پہاڑ بن جائے اور انسان کا وجود ختم ہو جائے گا ہم خدا کی دی ہوئی چیز کا حق ادا نہیں کر سکتے اور نہ کسی چیز کو جھٹلا سکتے ہیں۔

موجودہ دنیا امتحان کی جگہ ہے اسلیے یہاں عزت وقتی طور پر ایک غیر مستحق کو بھی مل جاتی ہے مگر آخرت کی ساری عزت انہیں لوگوں کے حصہ میں آئے گی جو واقعی اس کا استحقاق رکھتے ہوں گے اس استحقاق کا معیار کلمہ طیبہ اور عمل صالح ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۝ وَ اَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝

ترجمہ: کہو کہ اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمابردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے، پھر تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے۔ (سورہ زمر/آیت ۵۳-۵۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ

ترجمہ: اے میری قوم، یہ دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے، اور اصل ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے۔ (سورہ المومن/ آیت ۳۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے، بخشنے والاہ۔ (سورہ فاطرف/ آیت ۲۸)

علم کی اہمیت قرآن مجید میں بہت زیادہ آئی ہے علم کو صرف دین کی طرف ہی محدود نہیں کر دیا ہے بلکہ علم کا دائرہ بہت وسیع ہے، علم چاہے دین کا ہو یا دنیا کا ہو علم صرف علم ہوتا ہے علم کا سیکھنے میں احادیث میں مرد اور عورتوں کو برابر کا درجہ دیا ہے، طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ علم کا سیکھنا مرد اور عورت دونو

ں پر فرض ہے، علم سیکھو اگر چہ تم کو چین ہی کیوں نہ جانے پڑے، چین سے مراد یہ تھی کہ اس کے لیے آپ کو کتنی ہی دور کیوں نہ جانے پڑے علم سے ہم اپنے آپ کو بھی جانتے ہیں، اور علم ہی سے ہم دنیا کے تمام علوم کو دریافت کرتے ہیں، علم ایک سائنس ہے جس پر غور وفکر کر کے ہم اس کی بنائی ہوئی کائنات کو بھی جانتے ہیں، اور پنے اندر کو بھی جانتے ہیں، علم کی بدولت آج انسان چاند تک پہنچ گیا اور دوسرے سیاروں پر بھی کمند ڈال رہا ہے ہم اپنے اندر میں چھپی ہوئی عجیب وغریب معلومات کو بھی دیکھ سکتے ہیں اگر ہم جسم کے ایک اعضا پر ہی غور کریں تو ابھی تک ہم اسی کی ہی پوری معلومات حاصل نہیں کر سکے، آج ہم اپنے ہی دماغ پر ہی غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کتنی عجیب وغریب چیزیں چھپی پڑی ہوئی ہیں، آج تک ہم نے اپنے دماغ کا صرف ۱۲ فیصد حصہ ہی استعمال کیا ہے، دل و دماغ مل پورے بدن پر حکمرانی کرتے ہیں دل بادشاہ ہوتا ہے اور دماغ اس کا وزیر ہوتا ہے دماغ کے خاص تین حصے ہوتے ہیں (۱) (CEREBRUM) (۲) (CEREBELLUM) (۳) BRAIN STEM)

(CEREBRUM) کے دو حصے ہوتے ہیں ایک داہناں حصہ اور دوسرا بایاں حصہ جن کو HEMISPHERE کہتے ہیں یہ حصے دیکھنے اور سننے اور بولنے اور بہت سے نظاموں پر کنٹرول کرتے ہیں۔

دماغ کے کل پانچ حصے ہوجاتے ہیں (۱) (CEREBRUM)
(۲)(CEREBELLUM) (۳)(BRAIN STEM) (۴)
PITUTARY GLAND (۵) HYPOTHALAMUS(ہائی پھو تھیلیمس)

دماغ کے اب تک معلومات کے مطابق بارہ کام ہیں سوچ و چار، یاد داشت، جزبات، اور چھونا ،نظر، سانس، جسم کی حرارت۔ بھوک اور دوسرے جو پروسیس PROCESS ہیں جو جسم کے تمام کاموں پر قابو رکھتے ہیں۔

دماغ کی پوری اعصابی نظام پورے جسم کو کنٹرول رکھتا ہے۔

دماغ پورے جسم سے کیمیائی اور ELCETRICAL SIGNALE پہنچاتا ہے یہ سگنل خربوں نیورون کے ذریعہ جسم میں پھیل جاتے ہیں دماغ کے اندر ایک مٹر کے دانے جتنا غدود ہوتا ہے جو کہ ناک کے BRIDGE کے پچھلے حصے میں دماغ کی گہرائی میں واقع ہوتا ہے یہ چھوٹا سا غدود پورے جسم کے غدودوں پر کنٹرول رکھتا ہے جیسے THYROID & ADRENALIN OVARIES اور ٹیسٹی کل وغیرہ پر بھی کنٹرول ہوتا ہے اور پورے نروس سسٹم میں تقریبا چھیاسی لاکھ کروڑ نیورون ہوتے ہیں یعنی اعصابی حلیہ اس کے علاوہ بچاسی ہزار کروڑ نن نیورل سیلس ہوتے ہیں جو کہ مل کر سوٹرینل کنیکشن بناتے ہیں جو ایک

دوسرے سے مل کر رابطہ رکھتے ہیں آج تک انسان نے اتنی معلومات حصل کی ہے ،انسان نئی معلومات کو دیکھ کر تعجب میں پڑ جاتا ہے کہ بنانے والے نے ایک دماغ میں کتنے کارخانہ بنا رکھے ہیں انسان ان کو چھیڑتے ہوئے بھی ڈرتا ہے حالانکہ سائنسداں پورے نظام کو جانتا ہے ان کے علاوہ بھی جسم میں گردوں کا نظام دل کا نظام ،جگر کا نظام، نظام حضم ،نظام عضلات ،اور نہ جانے کتنے پیچیدہ نظام بنائے ہیں۔

اس لیے اللہ سے وہی ڈرتا ہے جو ان نظاموں کے بارے میں جانتا ہے اس لیے اللہ نے کہا ہے کہ علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ جیسے ایک ماہر تیراک جس کو نہر کی گہرائی علم ہوتا ہے وہ بغیر سوچے سمجھے ایک دم اس میں چھلانگ نہیں لگا دیتا اور اناڑی تیراک ایک دم چھلانگ لگا دیتا ہے کیونکہ اس کو اس کی گہرائی کا علم نہیں ہوتا کوئی بھی فتویٰ قرآن کو گہرائی سے سمجھنے والا ہی دے سکتا ہے اس لیے ہر ایک عام آدمی کو ایسی نہر میں تیراکی کرنا اچھا نہیں ہوتا اور ایسے لوگ ڈوب کر ہی مر جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی ۙ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰی ۙ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ۙ

ترجمہ: کیا وہ ٹپکی ہوئی ایک بوند نہ تھا، پھر وہ علقہ ہوگیا، پھر اللہ نے بنایا، پھر اعضا درست کیے، پھر اس کی دو قسمیں کر دیں، مرد اور عورت، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ (سورہ قیامہ/ آیت ۳۷-۴۰)

اللہ ہر چیز پر قادر رہے ہمارا اس دنیا میں محمد ﷺ کا امتی ہونا یہ ہمارے لیے بہت بڑی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رہنے کے لیے ہم کو ہر دولت سے نوازا ہے اس نے سب سے بڑی چیز جسم دیا اور پورے جسم پر کنٹرول کرنے کے لیے ایک دماغ دیا، دو ہاتھ اور دو پیر اور دو آنکھیں دیں اور سننے کے لیے کان دیے اور پورے جسم میں مکمل ایک نظام دیا جس کی بدولت ہم آرام کے ساتھ رہ سکیں اس نے ہم کو زندہ رہنے کے لیے پانی دیا اور ہوا اور پانی کا انتظام کیا، جس سے ہم زندہ رہتے ہیں اور زمین دی جس میں ہم ہوا اور پانی اور سورج کی روشنی کی وجہ سے ہر طرح کے اناج اور سبزیاں پیدا کرتے ہیں اور زندہ رہنے کے لیے بہت سی غذائیں حاصل کرتے ہیں ہم بھی کھاتے ہیں اور تمام قسم کی مخلوق بھی ان سے فائدہ اٹھاتی ہے دنیا میں ہر چیز کو ہمارے فائدہ کے لیے بنایا دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو ہمارے لیے کچھ نہ کچھ فائدہ نہ پہنچا رہی ہو اس نے ہمارے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی یہ چیزیں پیدا کر دیں ماں کے پیٹ کے تین اندھیروں میں بھی ہم کو ہر چیز مہیا کر دی اور ماں کے پیٹ میں ہی ہم پرورش کا سب سامان حاصل کرتے رہتے ہیں اور مکمل انسان کی شکل

میں اس دنیا میں آجاتے ہیں اور اس کے بعد اس کی غذا کے لیے ماں کی چھاتیوں کو دودھ سے بھر دیتے ہیں ہم کس کس چیز کا اللہ کا شکر ادا کریں گے اگر ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے اس کے حکم پر عمل پیرا ہوں گے تو اس کے بعد آنے والی زندگی میں بھی اس سے زیادہ نعمتیں پانے والے ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۭ

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا، پھر ہم نے پانی کی ایک بوند کی شکل میں اس کو ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھا، پھر ہم نے پانی کی بوند کو ایک جنین کی شکل دی، پھر جنین کو گوشت کا ایک لوتھڑا بنایا، پس لوتھڑے کے اندر ہڈیاں پیدا کیں، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر ہم نے اس کو ایک نئی صورت میں بنا کر کھڑا کیا۔ (سورہ المومنون/ آیت ۱۲-۱۴)

یہ معلومات جو قرآن شریف میں دی گئی ہیں ان کو پڑھ کر سائنس داں تعجب میں پڑ

گئے کہ آخر جنینیات کی اتنی ساری معلومات محمد ﷺ کو کیسے ہوئی ان کو یہ کہنے میں ذرا بھی تردد نہ ہوا کہ یہ معلومات اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ کو دی گئی تھی ۔جنینیات کے متعلق تحقیقات سترہویں صدی کے شروع میں ہونی شروع ہوئیں اور بہت سی غلط فہمیاں پچھلی دو تین دھائیوں میں جا کر دور ہوئیں اور سائنسدانوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا یہ قرآن شریف اور احادیث میں دی ہوئی جنینیات پر دی گئی معلومات بالکل صحیح ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبحانَ الَّذی خَلَقَ الأَزواجَ کُلَّها مِمّا تُنبِتُ الأَرضُ وَمِن أَنفُسِهِم وَمِمّا لا یَعلَمونَ ۝

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیز کے جوڑے بنائے ان میں سے بھی جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کے اندر سے بھی، اور ان میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے ۔(سورہ یٰس/ آیت ۳۶)

وَخَلَقنا لَهُم مِن مِثلِهِ ما یَرکَبونَ ۝ وَإِن نَشَأ نُغرِقهُم فَلا صَریخَ لَهُم وَلا هُم یُنقَذونَ ۝ إِلّا رَحمَةً مِنّا وَمَتاعًا إِلىٰ حینٍ ۝

ترجمہ: اور ہم نے ان کے لیے اسی کے مانند اور چیز پیدا کیں جن پر وہ سوار

ہوتے ہیں، اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں، پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ بچا سکیں ۔(سورہ یٰس/ آیت ۴۲-۴۳)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَخلُقُکُم فی بُطونِ أُمَّهاتِکُم خَلقًا مِن بَعدِ خَلقٍ فی ظُلُماتٍ ثَلاثٍ ۚ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُم لَهُ المُلکُ ۖ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ ۖ فَأَنّىٰ تُصرَفونَ ۝

ترجمہ: وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے، ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت تین تاریکیوں کے اندر، یہی اللہ تمہارا رب ہے، بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو ۔(سورہ زمر/ آیت ۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ لمانِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ف اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡہُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَ نَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِہِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَنَّۃِ ؕ وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ۝

ترجمہ: اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد میں بھی مجھ کو نیک اولاد دے، میں نے تیری طرف رجوع کیا، اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں، یہ لوگ ہیں جن کے اعمال کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے، وہ اہل جنت میں سے ہوں گے، سچا وعدہ جو ان سے کیا جاتا تھا۔ (سورہ احقاف/آیت ۱۵-۱۶)

جو اولاد اپنے ماں باپ کی فرمابردار ہے وہ خدا کی بھی فرمابردار ہوتی ہے، جب آدمی بڑا ہو جاتا ہے وہ یہ بھول جاتا ہے کہ والدین نے بہت مصیبت اٹھا کر اسے اس مقام تک پہنچایا ہے، اولاد کا خیراخواہ اس کے ماں باپ ہی ہوتے ہیں، ماں باپ کی محبت بے غرض محبت ہوتی ہے دنیا میں اگر کوئی صحیح رائے دے سکتا ہے وہ اس کے ماں پاب کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا، اگر ماں پاب کی نصیحتوں پر ان کو ڈانٹ دے تو اس کی سزا اس دنیا میں بھی بھگتے گا اور آخرت میں بھی بھگتے گا اور اس کی قسمت میں خسارہ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

SKIN SPEECH

سورہ حم سجدہ

(GOOGLE)

ویوم یحشر اعداء اللہ الی النار فهم یوزعون ○ حتی اذا ما جاءوها شهد علیهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بما کانوا یعملون ○ وقالوا لجلودهم لم شهدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وهو خلقکم اول مرة والیه ترجعون ○ وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعملون ○ وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردکم فاصبحتم من الخسرین ○ فان یصبروا فالنار مثوی لهم - وان یستعتبوا فما هم من المعتبین ○

ترجمہ: اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف جمع کیے جائیں گے پھر وہ جدا جدا کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے، **ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گی، اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے، تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی (سورہ حٰم سجدہ)** وہ کہیں گی کہ ہم اسی اللہ نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے، اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کے پاس تم لائے گئے ہو، اور تم اپنے کو اس سے نہ چھپا سکتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں، لیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تمہارے بہت سے ان اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو، اور تمہارے اسی گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تم کو برباد کر دیا، پس تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے پس اگر وہ صبر کریں تو آگ ہی انکا ٹھکانہ ہے، اور اگر وہ معافی مانگیں تو ان کی معافی نہیں ملے گی۔ (سورہ حٰم سجدہ/ آیت ۱۹-۲۴)

قرآن شریف میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن انسان کی کھال اور اس کے اعضاء ORGANS اس کے اعمال کی گواہی دیں گے، موجودہ زمانہ میں نطق جلدی SKIN SPEECH کے نظریہ نے اس کو عملی طور پر ثابت کر دیا ہے، اب یہ

معلوم ہو گیا ہے کہ انسان کا ہر بول اس کی کھال پر نقش ہوتا رہتا ہے، اور اس کی دوبارہ اسی طرح سنا جا سکتا ہے جیسے TELE CAMERA کے ذریعہ آواز اور تصویر کو دوبارہ دیکھا اور سنا جا سکتا ہے اللہ ہم کو دکھائی نہیں دیتا اس لیے انسان یہ سمجھتا ہے کہ خدا اس کو نہیں دیکھتا، یہی غلط فہمی آدمی کے اندر سرکشی پیدا کرتی ہے، اگر آدمی یہ جان لے تو اس کی زندگی کا نقشہ بدل جائے اگر انسان اس دنیا کو ہی اپنا ٹھکانہ بنا لے اس کا بدلہ اس کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھگتنا پڑے گا۔ THE TADOMA IS LIVING PROOF THAT SPEECH COMMUNICATION THROUGS THE SKIN ALONE IS ENTIRELY ACHIEVAVLE

اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارا ہر عمل ایک کتاب میں نوٹ کیا جا رہا ہے مگر انسان اس سے غافل ہے یہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کا ہر عمل کی کتاب اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہے اور آخرت میں اس سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال خود پڑھ جو تو نے دنیا میں کیے تھے اب اس کی توبہ اور استغفار سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا جب اپنے اعمال خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگا تب انکار کی بھی گنجائش نہیں رہے گی اور توبہ کے دروازے بھی بند ہو گئے ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ لَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَ لَا تَبۡسُطۡہَا کُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ۝ اِنَّ رَبَّکَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ۝

ترجمہ: اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ اس کو بالکل کھلا چھوڑ دو کہ تم ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ، بیشک تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل ۱۷/ آیت ۲۹-۳۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًا عَلِیۡمًا ۝ اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا ۝

ترجمہ: اللہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے، اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ یا کسی برائی سے درگزر کرو تو اللہ تعالیٰ معاف

کرنے والا قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورہ نساء/ آیت ۱۴۸-۱۴۹)

کسی آدمی کے اندر کوئی دینی یا دنیوی عیب معلوم ہو تو اس کی شہرت کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے نصیحت کا حق ہر ایک کو ہے مگر نصیحت کا حق ہر ایک کو ہے مگر نصیحت یا تو کسی کا نام لیے بغیر عمومی انداز میں کی جانی چاہیے یا جس سے تعلق ہو اس کو تنہائی میں نصیحت کرنی چاہیے۔

کسی کے عیب کو ظاہر کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝

ترجمہ: اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کا عمل ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (سورہ مائدہ/ آیت ۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (ہ/ آیت ۱۵۳)

کامیابی خدا کی مدد سے آتی ہے، مگر خدا کی مدد ہمیشہ اسباب کے پردہ میں آتی ہے نہ کہ بے اسبابی کی حالت میں مسلمان اگر اپنے ممکن اسباب کو جمع کریں تو بقیہ کمی خدا کی طرف سے پوری کر کے انہیں کامیاب کر دیا جاتا ہے، اگر وہ بے اسبابی کا مظاہرہ کریں تو خدا کبھی ایسا نہیں کرسکتا کہ بے اسبابی کی حالت میں ان کے لیے مدد بھیجدے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَأَعِدّوا لَهُم مَا استَطَعتُم مِن قُوَّةٍ وَمِن رِباطِ الخَيلِ تُرهِبونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُم وَآخَرينَ مِن دونِهِم لا تَعلَمونَهُمُ اللَّهُ يَعلَمُهُم ۚ وَما تُنفِقوا مِن شَيءٍ في سَبيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيكُم وَأَنتُم لا تُظلَمونَ ۝

اوران کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے تیار رکھو قوت اور پلے ہوئے گھوڑے کہ اس سے تمہاری ہیبت رہے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اوران کے علاوہ دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کوئی کمی نہ کی جائے گی ۔ (سورہ انفال/آیت ۶۰)

اسلام میں ظاہری قوت پر بھی زور دیا گیا ہے یعنی اپنی قوت کا احساس دوسروں پر

بھی ہونا چاہیے اسلیے اہل اسلام کو ہر طرح سے تیار رہنے کی ہدایت دی گئی ہے وہ چیزیں جو دوسروں کو مرعوب کر دیں کہ دوسرا اقدام کرنے کی ہمت ہی نہ کر سکے اسلام میں اپنے کو طاقت ور بنانا بھی ضروری ہے جس سے ان کی دھاک دوسروں پر بنی رہے اسلام میں وقتی اعتبار سے اپنے کو مضبوط کرنے کا حکم دیتا ہے، یہ دھاک دوسروں پر رعب جمانے کے لیے ضروری ہے نہ کہ لڑنے کے لیے اپنی حفاظت کے انتظامات ہمارے پاس وقت کے اعتبار سے ہونے ضروری ہے جس سے تمہارے اوپر دوسرا کوئی حملہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُل لِلمُؤمِنينَ يَغُضّوا مِن أَبصارِهِم وَيَحفَظوا فُروجَهُم ۚ ذٰلِكَ أَزكىٰ لَهُم ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبيرٌ بِما يَصنَعونَ ۝

وَقُل لِلمُؤمِناتِ يَغضُضنَ مِن أَبصارِهِنَّ وَيَحفَظنَ فُروجَهُنَّ وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا ما ظَهَرَ مِنها ۖ وَليَضرِبنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلىٰ جُيوبِهِنَّ ۖ وَلا يُبدينَ زينَتَهُنَّ إِلّا لِبُعولَتِهِنَّ أَو آبائِهِنَّ أَو آباءِ بُعولَتِهِنَّ أَو أَبنائِهِنَّ أَو أَبناءِ بُعولَتِهِنَّ أَو إِخوانِهِنَّ أَو بَني إِخوانِهِنَّ أَو بَني أَخَواتِهِنَّ أَو نِسائِهِنَّ أَو ما

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

ترجمہ: مومن مردوں سے کہو وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے پاکیزہ ہے بے شک اللہ باخبر ہے اس سے جو وہ کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور مومن عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ، اور پنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر جو اس میں ظاہر ہو جائے اور اپنے دوپٹے اپنے سینے پر ڈالے رہیں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے مملوک پر یا زیر دست مردوں پر جو کچھ غرض نہیں رکھتے یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی ناواقف ہوں، وہ اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت معلوم ہو جائے اور اے ایمان

والوں ،تم سب مل کر اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔(سورہ نور /آیت ۳۰-۳۱)

عورت اور مرد معاشرہ میں کس طرح رہیں اس سلسلہ میں یہاں دو اصولی ہدایت دی گئی ہیں، ایک یہ ستر کو ڈھانکنا دوسرے نگاہ کو نیچی رکھنا مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک چھپا کر رکھنا اور صرف اپنی بیوی کے علاوہ ،اس حصہ کو کھولنا جائز نہیں ،مرد اور عورت کا سامنا ہو تو مردوں کو اپنی نگاہ نیچی کر لینی چاہیے۔

پردے کے متعلق پہلے مردوں کو تنبیہ کی گئی پھر وہ عورتوں کو دیکھ کر اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اس کے بعد عورتوں کو تنبیہ کی گئی کہ وہ اپنے پردے کی پوری حفاظت کریں، یہ کہنا کہ صرف عورتوں پر تنبیہ کی گئی اور مردوں کو چھوڑ دیا گیا ایسا نہیں ہے بلکہ پہلے مردوں کو تنبیہ کی گی اور اس کے بعد عورتوں کو متنبہ کیا گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والوں ، اپنے غیر کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے ، ان کو خوشی ہوتی ہے تم جس قدر تکلیف پاؤ، ان کی عداوت ان کی زبان سے نکل پڑتی ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی سخت ہے ہم نے تمہارے لیے نشانیاں کھول کر ظاہر کر دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ (سورہ آل عمران/ آیت ۱۱۸)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○

ترجمہ: اور ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ (سورہ آل عمران/ آیت ۱۳۹)

جنگ کے میدان میں جب دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمت اور حوصلہ رکھنا چاہیے چاہے دشمن کی فوج کتنی بھی بڑی ہو تم غم نہ کرو اور ڈرو نہیں اگر حقیقت میں تم مومن ہو تو ان شاء اللہ فتح کامرانی تمہارے ہی حصہ میں آئی گی۔

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب

ایک اسلامی اسکولر ہیں اور مسلم پرسنلا بورڈ کے ممبر ہیں اور بہت سی کتابوں مصنف بھی ہیں اور الفرقان میگزین کے ایڈیٹر ہیں ، اور رحمٰن فاؤنڈیشن کے بانی اور چیرمین ہیں۔

تاریخ پیدائش: ۱۲/ اگست ۱۹۵۵ء

تعلیم: اسلامک یونیورسٹی مدینہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

والد: مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

اسلام نام ہے محبت کا انسانیت کا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں توحید کی تعلیم دی وہیں انسانیت کی تعلیم دی ، بتایا کہ انسان انسان سب برابر ہیں جب انسان کا سوال آئے تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے سب کی ساتھ انصاف کیا جائے کسی سے اس وجہ سے نفرت نہ کی جائے کہ وہ دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہے سب کا احترام کیا جائے۔

قرآن شریف میں آیا ہے کہ جس نے ایک انسان کی جان لی اس نے پوری انسانیت کا خون کیا اور جس نے ایک انسان کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری زندگی اس پر عمل کیا ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ بیٹھے

تھے ایک جنازہ سامنے سے گزرا آپ ﷺ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ ﷺ کیوں کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ انسان نہیں تھا، یہی تعلیم تھی آپ ﷺ کی اور اسی تعلیم کو صحابہ نے اپنایا اور تبع تابعین نے اپنایا اور اولیا اللہ نے اپنایا اور اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا۔

ایک واقعہ مولان سجاد نعمانی صاحب نے سنایا کہ جب میں نے رحمٰن فاؤنڈیشن کو بنایا تو سب سے پہلے سب جڑنے والے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ سب اپنے خون کی جانچ کرائیں، اور اس کا کارڈ اپنی جیب میں رکھیں جس کو بھی خون کی ضرورت ہو اس کو خون کا عطیہ دے کر اس کی جان بچائیں چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، انہوں نے اپنا ایک واقع سنایا ایک بار کرفیو لگا ہوا تھا رات میں ایک ڈاکٹر جو مسلمان تھے ان کا میرے پاس فون آیا کہ مولانا ایک ہندو لڑکی ہے اس کے سر میں بہت سخت چوٹ لگی ہے اور اس کو اس گروپ کا خون چاہیے اگر آپ اس کا انتظام کرادیں تو اس کی جان بچ سکتی ہے اتفاق سے میرا خون کا گروپ بھی وہی تھا میں نے سوچا کیوں کسی کو رات کو پریشان کیا جائے میں خود ہی بائک لے کر اسپتال کے لیے نکل گیا راستہ میں کچھ لوگوں نے مجھ کو روک لیا وہ لوگ مذہبی نعرے لگا رہے تھے میں نے کہا کہ فلاں اسپتال میں ایک ہندو لڑکی کی حالت خراب ہے میں اس کے لیے خون دینے جارہا ہوں ان میں ایک آدمی نے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ اور وہ مجھ کو گاڑی میں بیٹھا کر

اسپتال لے گئے میں نے خون کی دو یونٹ دیے اور پھر وہ لوگ مجھ کو اپنی گاڑی سے بٹھا کر گھر چھوڑ آئے اور میری بائک بھی گھر لے آئے دو چار دن کے بعد میں نے سوچا کہ اس کا کیا حال ہے میں جا کر دیکھوں جب میں اسپتال پہنچا تو وہاں پر اس لڑکی کا باپ موجود تھا اس کو نرسوں نے بتایا کہ یہ وہی مولوی صاحب ہیں جنہوں نے خون کا عطیہ دے کر تمہاری لڑکی کی جان بچائی وہ یہ سن کر میرے پیروں میں گر گیا اور شکریہ ادا کیا کہنے لگا کہ آپ تو بھگوان ہیں میں نے کہا میں تو ایک انسان ہوں اس پروردگار کا شکریہ ادا کرو کہ جس نے میرے دل میں اس خدمت کرنے کی بات ڈالی، پھر اس لڑکی کے بیڈ پر گیا اس نے میرے سامنے ہاتھ جوڑے کیونکہ وہ اس پوزیشن میں نہیں آئی تھی کہ وہ بول سکے اس لڑکی کا باپ ایک آر ایس ایس کا کارکن تھا اور آٹھ شاخائیں اس کے زیر نگرانی چلتی تھی اس نے جا کر اپنے سارے آر ایس ایس کے کارکنوں سے بتلایا کچھ دن کے بعد بہت سارے لوگ میرے گھر آئے میرا شکریہ ادا کیا میں نے ان کی شربت سے تواضع کی اور جاتے وقت لڑکی کے باپ نے میرے کان میں کہا کہ میرے دماغ میں کچھ چل رہا ہے میں آپ سے علیحدگی میں آکر ملوں گا وہ میرے پاس آیا اور اس کی زندگی ہی بدل گئی اس کے خاندان میں آج تین حافظ قرآن ہیں آج اگر ہم اسلام اور انسانیت کا سبق سیکھ لیں تو ہم ہندوستان کی قسمت کو بدل سکتے ہیں شرط صرف یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اسلام اور انسان کو سچا پیرو بنالیں۔

مولانا سجاد نعمانیؒ صاحب کی ایک تقریر

مسلمان وہ ہے جو اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق بدل لے اسلام صرف یہی نہیں ہے کہ ہم نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج ادا کرتے رہیں بلکہ اسلام یہ ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی کو اسلام کے اصولوں کے مطابق گزاریں اور ظاہری و باطنی پاکی اور صفائی پیدا کریں جھوٹ و دھوکہ سے بچیں، دوسروں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش ائیں چاہے وہ کسی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو دوسروں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آئیں وہی کام کریں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوں ضرورت پڑنے پر اس کی مدد کریں، اگر بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کریں اس کو دلاسہ دلائیں، اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھیں پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کریں، جس قسم کی بھی اس کو ضرورت ہو اس کا دھیان رکھیں اپنی حیثیت کے مطابق اس کی مدد کریں، سچائی اور ایمانداری کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں، چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا ہم اپنے آپ کو اسلام کا ایک پکا اور سچا پیروکار بن کر دکھائیں جب ہم اپنے آپ کو اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھال لیں گے تو لوگ آپ کے پاس کھنچیں چلیں آئیں گے اور ہر معاملہ میں وہ آپ سے صلاح و مشورہ کریں تو اسکو ایمانداری کے ساتھ صحیح مشورہ دیں، دوسروں کے مذہب کا بھی احترام کریں آپ کو دیکھ کر نہ جانے کب وہ اسلام کے قریب آجائے یہ واقعہ مولانا سجاد صاحب نعمانی نے امریکہ میں ایک

لڑکیوں کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہی، سبھی لڑکیاں بڑی توجہ اور احترام سے سن رہیں تھی تقریر ختم ہونے کے بعد سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا ان لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کھڑی ہوئی جس کا لباس بالکل مغربی تھا اس نے مولانا سے سوال کیا اسلام میں سب سے بری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی آدھی آبادی کو پردہ میں رکھنا چاہتے ہیں یہ سوال سن کر اس مجمع سے ایک لڑکی کھڑی ہوئی اور اس نے اس سوال کا جواب دینے کی اجازت چاہی، میں نے اس لڑکی کو اسٹیج پر بلایا اور اس کو اس لڑکی کا جواب دینے کو کہا وہ لڑکی انڈونیشیا کی اور با حجاب تھی۔

اس نے جواب دینا شروع کیا کہ میرے کالج کے ہوسٹل میں دو لڑکیاں ایک ہی کمرہ میں رہتی تھیں، ایک لڑکی بالکل نئے زمانہ کے حساب سے تھی وہ لڑکی نئے نئے لڑکوں کے ساتھ رات گزارتی تھی شراب پیتی تھی، جب کہ وہ دوسری لڑکی باحجاب رہتی تھی پانچوں وقت کی نماز پڑھتی تھی، رات میں تہجد کے وقت اٹھ کر اللہ کے سامنے گڑگڑاتی تھی، پاکی اور صفائی پورا خیال رکھتی تھی اپنے ساتھی کے ساتھ بھی اس کے تعلق بڑے اچھے تھے یہ سب چیزیں وہ موڈرن لڑکی دیکھتی رہتی تھی ایک دن اس موڈرن لڑکی نے کہا کہ تم اس زندگی کا لطف کیوں نہیں اٹھاتی ہو اس کا مجھ کو جواب دو اس پاک دامن لڑکی نے کہا کہ میرا مذہب ان سب واہیات باتوں کی اجازت نہیں دیتا اس کی باتوں کو سن کر اس موڈرن لڑکی نے کہا کہ مجھے بھی اپنے مذہب کی کچھ کتابیں لا کر دو

میں پڑھنا چاہتی ہوں اس لڑکی کو کچھ اسلامی کتابیں فراہم کر دی گئی اس نے ان کتابوں
کو پڑھنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ اپنے آپ کو بدلنا شروع کر دیا اور ایک دن اس نے
فرمائش کی کہ مجھ کو بھی تم کلمہ پڑھا دو میں اسلام میں داخل ہونا چاہتی ہوں اس کے بعد
اس لڑکی نے اسلامی زندگی گزارنا شروع کر دیا۔

جواب دینے والی لڑکی نے کہا کہ وہ موڈرن لڑکی میں ہوں اس کے اس جواب
سن کر پورا ہال تالیوں سے گونج گیا جب میں ہندوستان واپس آیا تو مجھ کو فون آیا کہ اس
سوال کرنے والی لڑکی نے بھی اسلام قبول کر لیا مجھ کو یہ سن بیحد خوشی ہوئی اور میں نے اللہ
کا شکر ادا کیا۔

اگر ہم اپنے آپ کو اسلامی طریقہ پر ڈھال لیں تو لوگ خود بخود اسلام کی طرف
راغب ہو جائیں گے، اگر اللہ ہم کو بھی ان اصولوں پر چلنے کی توفیق دے جس سے ہم بھی
دوسروں کی اصلاح کا سبب بنے۔

آج کا ہندوستانی مسلمان

آج ہندوستان میں جو مسلمان ہیں ان کی نوے فیصد آبادی ہندوستانی ہیں باہر سے
آ کر بسنے والے صرف دس پرسینٹ ہیں یہ تعداد باہر سے آنے والے بادشاہوں کی
دین نہیں ہے یہ ہمارے اولیا اللہ کی دین ہے، انہوں نے ہندوستان میں آ کر جو اسلام
کی تصویر پیش کی اس سے متاثر ہو کر یہاں کے لوگوں نے اسلام کو اپنایا ان کے اخلاق

،ان کے کردار اور ان کے بھائی چارہ کو دیکھ کر لوگ اسلام میں داخل ہوئے یہاں پر
چھوا چھوت کی بیماری سے پریشان تھے، یہاں پر نیچی ذات والوں کو اپنے پاس نہیں
بٹھاتے تھے انکے چھوئے ہوئے برتنوں کو توڑ دیا کرتے تھے لوگوں کی حالت جانوروں
سے بھی بدتر تھی ان کو اپنے عبادت خانوں میں جانے نہیں دیا کرتے تھے ان
بزرگوں نے آ کر ان کو اپنے پاس بٹھایا، ان کو اپنے بٹھا کر کھانے پینے سے بھی پرہیز
نہیں کیا، ان بزرگوں کا یہ عمل دیکھ کر، لوگ ان کے مرید بن گئے اور اسلام کی تعلیمات
سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوتے چلے گئے، باہر سے آئے بادشاہوں نے کبھی اس
طرف توجہ نہیں دی ان کو تو صرف اپنی حکومت سے مطلب تھا اپنی بادشاہت قائم رکھنا تھا
،ان کا مقصد اسلام پھیلانا نہیں تھا اسلیے ان کے سپہ سالار ان کے صلح کار دوسری قوموں
کے لوگ تھے یہ جو الزام عائد کیا جاتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے زبردستی مسلمان بنایا یہ
سراسر غیر مناسب ہے اگر ایسا ہوا ہوتا تو ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں نہ ہوتے۔

ہندوستان کے لوگ چھوا چھوت اور اونچ نیچ سے پریشان تھے ان کو اولیا اللہ کے
پاس جا کر نہ برابری کا احساس ختم ہوا اور وہ ان کی طرف راغب ہوئے اور اسلام کے
دامن میں آ کر ان کو عافیت محسوس ہوئی مگر یہ سلسلہ مسلمانوں کے اس دعوت کے کام
چھوڑنے کی وجہ سے کافی دیر تک قائم نہ رہ سکا اور یہ کارواں چلتے چلتے رک گیا اگر
ہمارے بزرگان دین اس دعوت کو برقرار رکھتے تو ہندوستان کی تصویر دوسری ہوتی۔

یہاں پر دلت لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں تھی ڈاکٹر بھیم راؤ کو اسکول میں داخلہ صرف اس لیے مل گیا تھا کیونکہ ان کے والد انگریزی حکومت کے ملازم تھے مگر اسکول میں ان کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی وہ گھر سے ایک بوری لایا کرتے تھے اور سب سے پیچھے بچھا کر بیٹھتے تھے پیاس لگتی تھی تو وہ پانی کے گھڑے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے تھے ایک چپراسی اوپر سے ہی ہاتھوں میں پانی ڈالدیتا تھا وہ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پیا کرتے تھے اور اگر چپراسی نہیں آیا کرتا تھا تو وہ پیاسے ہی گھر لوٹ جایا کرتے تھے ان سب باتوں کو دیکھ کر ہی بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کچھ مسلمانوں کی غلطیوں کو دیکھ کر بودھ دھرم میں داخل ہو گئے،

ہندوستان کے لوگوں نے اسلام تو قبول کرلیا لیکن ذات پات کی لعنت ساتھ لائے اور مسلم گوجر، مسلم جاٹ، مسلم تیلی، مسلم نائی، مسلم دھوبی، یعنی ذات برادری کا تمغہ ساتھ لائے اور یہ پچھڑے مسلمان کہلائے جو اسلامی رو کے سراسر بالکل خلاف تھا یہ لوگ صرف مسلمان نہ کہلائے اور الگ الگ ذات برادری میں بٹے رہے جس کا نقصان پوری قوم ہمیشہ بھگتی رہے گی، برصغیر کو چھوڑ کر ذات برادری کی یہ لعنت کسی دوسرے ملک میں نہیں ہے ہر ملک کا مسلمان صرف مسلمان ہی ہے۔

آج ہم کو اس لعنت کو ختم کرنا ہے اور ہم کو اپنے اخلاق اور کردار کو اتنا اچھا بنانا ہے کہ دوسرے لوگ ہم کو نفرت سے نہیں پیار سے دیکھیں ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہ

چھوٹے کسی سے بداخلاقی سے نہ پیش آئیں ضرورت پڑنے پر دوسرے لوگوں کے کام آئیں، غریبوں اور یتیموں کے خیر خواہ بنیں چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو پیار محبت اور دوستی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذاتِ عَظِيْمِ الصِّفاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ ۝ جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ ۝ فَخِيْمِ الْاِسْمِ عَزِيْزِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ ۝ جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ الْعَطَاءِ مُجِيْبِ الدُّعَاءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ السُّلْطَانِ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ۝ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ الْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ

الطاعَاتِ وَاتَّقُوا اللهَ فَإِنَّ التَّقْوٰى مِلاكُ الحَسنَاتِ وَعَلَيْكُمْ

بِالسُّنَةِ فَانَ السُّنَةَ تَهْدِى إِلَى الأَطَاعَةِ وَمَنْ أَطَاعَ اللهَ

وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَ اهْتَدٰى وَإِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَإِنَ الْبِدْعَةَ

تَهْدِى إِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى

وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَانَ الصِّدَقَ يُنجِىْ وَالْكَذِبَ يُهْلِكُ

وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْنَطُوا

مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ فَإِنَّهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا

فَتَكُونُوا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اَلَا وَإِنَّ نَفْساً لَنْ تَمُوتَ حَتّى تَسْتَكْمِل

رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللهَ وَاجْمِلُوا فِى الطَّلَبِ، وَتَوَكَّلُوا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ وَادْعُوهُ فَانَّ رَبَّكُمْ مُجِيبُ الدَّاعِيْنَ

وَاسْتَغْفِرُوهُ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ أعوذ بالله من

الشيطن الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ

بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ

الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

خطبہ اولیٰ کا ترجمہ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو عالی مرتبت ہے عظیم القدر صفات والا، بلند عادتوں والا اور بڑی شان والا ہے، جلیل القدر، بلند ذکر، مطاع امر (جس کے ہر حکم کی اطاعت کیجائے) اور روشن دلائل والا ہے، عظیم المرتبت نام وسیع العلم اور بکثرت بخشنے والا ہے، اچھی تعریف والا، بے انتہا عطا والا دعا قبول کرنیوالا اور عام احسان کرنے والا ہے، جلد حساب لینے والا شدید سزا دینے والا، دردناک عذاب دینے والا اور غالب قوت والا ہے میں وہ ہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ لائق عبادت اللہ کے سوا کوئی نہیں، وہ یکتا ہے خالقیت وحکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کی بعثت تمام سود و احمر کی طرف ہے اور جو صوف ہیں شرح صدر اور بلندئ ذکر کے ساتھ اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اور آپ کے تمام صحاب کرام پر جو کہ عرب کے باشندوں میں خلص عربی لوگوں سے منتخب شدہ ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے اعلی وارفع ہیں۔

حمد صلوۃ کے بعد اے لوگو اللہ تعالیٰ کو ایک مانو اس لیے کہ توحید تمام اطاعتوں کا مبداء ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس لیے کہ تقوی تمام نیکیوں کا جوہر ہے اور تم پر لازم

ہے سنت نبوی کی پیروی، کہ سنت اطاعت کی طرف ہدایت کرتی ہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ راست پالی، اور وہ راہ یاب ہوگیا، اور دین میں نئی اختراع سے بچو، اس لیے کہ دین میں اختراع نافرمانی کی طرف لیجاتی ہے، اور جس نے اللہ جل شانہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا اور راہ حق سے بھٹک گیا اور تم سچائی کو لازم پکڑلو، اس لیے کہ سچائی باعث نجات ہے اور کذب بیانی مہلک ہے، اور تم پر لازم ہے اچھا برتاؤ اس لیے کہ اللہ جل شانہ اچھا برتاؤ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس مت ہو اس لیے کہ وہ ارحم الراحمین ہے اور دنیا سے محبت نہ کرو ورنہ تم خسارہ میں رہو گے اور سنو یقیناً کوئی جان تکمیل رزق سے قبل لقمہء اجل نہیں بن سکتی بس اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور طلب رزق میں اعتدال اختیار کرو اور اللہ تعالے پر بھروسہ رکھو، اس لیے اللہ تعالی توکل سے کام لینے والوں کو محبوب رکھتا ہے، اور تم اس سے دعا کرتے ہو اس لئے تمہارا پروردگار دعا کرنیوالوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور تم اس سے استغفار کرتے ہو، وہ مال واولاد کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور تمہارے پروردگار نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کرونگا اور فرمایا جولوگ میری عبادت سے سرتابی کریں گے وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے، اللہ تعالے ہمارے

لیے اور تمہارے لیے قرآن عظیم میں برکت عطا فرمائے اور ہم کو اور تم کو آیت کریمہ کے ذریعہ نفع پہونچائے میں اللہ تعالے سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے استغفار کرتا ہو تم بھی اسے استغفار کرو بلاشبہ وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

خطبۂ ثانیہ

الحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَنَستَعِینُہٗ وَنَستَغفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِن سَیِّئَاتِ أَعمَالِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِل فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشھَدُ اَن لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لا شَرِیكَ لَہٗ وَنَشھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَولانَا مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ. ارسلہ بالحَقِّ بشِیرًا و نَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَن یُّطِعِ اللّٰہ وَرَسُولَہٗ فَقَد رَشَدَ وَمَن یَّعصِھِمَا فَإِنَّہٗ لَا یَضُرُّ الأنفسہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیئًا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ انَّ اللّٰہ وَمَلٰئکتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِی یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیماً ۝ اَللّٰھُمَّ صَل عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولانَا مُحَمَّدٍ عبدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَی المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ وَبَارِكْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّازْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ (وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِينَ) قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلم اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ) وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ)
وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) وَأَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ
(کَرَّمَ اللّٰهُ تعالٰی وَجْهَهُ) وَفَاطِمَةُ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا) سیدۃ
النساءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا)
سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَحَمْزَةُ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) اَسَدُ
اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا. اللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ أَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ
بَعْدِیْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ
فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَخَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ
الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ وَالسُّلْطَانُ (الْمُسْلِمُ) ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ مَنْ
أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ. اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ
الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ

یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی أَعْلٰی وَأَوْلٰی
وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَاَکْبَرُ ○

خطبۂ ثانیہ کا ترجمہ

سب تعریف اللہ جل شانہ کے لیے ہے ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استفار کرتے ہیں، اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالی ہدایت عطا فرمادے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار و مولا حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں آپکو اللہ تعالی نے دین حق کے ساتھ تو بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا ہے قیامت تک کے لیے جسے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے نافرمان کی اس نے اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچایا اور وہ اللہ تعالے کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے بے شک اللہ تعالے اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو اے اللہ ہمارے سردار و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ رحمت نازل فرما جو آپ کے بندے اور آپ

کے رسول ہیں نیز تمام مومن مردوں اور عورتوں اور تم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت نازل فرما اور ہمارے سردار و مولا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات ، اولاد اور تمام ساتھیوں پر رحمت نازل فرما ، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور ان امتیوں میں اللہ کے معاملہ میں زیادہ مضبوط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں اور ان (امتیوں) میں زیادہ سچے حیا کے اعتبار سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان امتیوں میں سب سے زیادہ فقہی بصیرت رکھنے والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور سید الشہدا حضت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں، اور اے اللہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما کہ ایک گناہ بھی باقی نہ رہے، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے باب میں تم ان کو میرے بعد نشانۂ تنقیص نہ بنانا جسے ان سے محبت کی سو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی پس مجھ سے دشمنی کی وجہ سے ان دشمنی کی اور سب سے بہتر زمان میرا زمانہ ہے پھر جو ان اہل زمانہ کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں اور مسلمان سربراہ مملکت زمین میں اللہ کا سایہ ہے نے جس نے زمین میں اللہ کے

قائم کردہ سلطان کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی بیشک اللہ تعالی، اعتدال، احسان، اور اہل قرابت کو مال دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم سے منع کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت فرماتے ہیں تا کہ تم نصیحت قبول کرو، تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور تم اس سے دعا کرو وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اللہ تعالیٰ کا ذکر اعلیٰ، اولیٰ، اجل، اتم، اہم، اعظم، اور اکبر ہے۔